خواتین کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام کا آن لائن میگزین

ای میگزین

پیامِ حیاء

شمارہ نمبر 33

دوسرا ایڈیشن

جمادی الثانی 1445ھ DECEMBER 2023

PAYAM-E-HAYA

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
قرآن وحدیث	4	ابو عبیدہ کون ہے؟	21
فلسطین لہو لہو نظم (محمد ظفر اقبال نوری)	5	دل سینے میں کہتا ہے (مہوش کرن	23
فنڈنگ فلسطین	6	بہادر خاتون (صالحہ نور الدین)	25
بائیکاٹ غیرت ایمانی کا تقاضہ (مفتی تقی عثمانی صاحب)	7	سرزمین قدس کی خاصیات	26
فلسطین کی مختصر تاریخ (عذرا خالد)	8	نظم (رحمان فارس)	28
آسیہ عمران مسجد اقصی کی مکیں	11	مسئلہ فلسطین اور اقوام عالم (ام سبحان)	29
چلئے، فلسطین چلتے ہیں (محمد طیب	13	مسجد اقصی (بنت فاروق)	30
بائیکاٹ مصنوعات لسٹ	15	انما الاقصی عقیدۃ (بنت اعجاز	31
اصل جنگ کیا ہے؟ (سلمان صدیقی)	16	اسرائیلی خاتون کا خط (ضیاء چترالی	32
یروشلم کا محاصرہ (عبد الصبور شاکر	18	یہ خاموشی کہاں تک؟ (ام ایمان)	33
		اے قدس نظم (ابو حنظلہ)	34

پیام حیاء ٹیم

مدیر اعلی: مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب

ایڈمن وایڈیٹر: فاطمہ سعید الرحمن

معاونات: سیمار ضوان۔ عمارہ فہیم

ناجیہ شعیب احمد۔ عذرا خالد

Published at

www.Darsequran.com

Editorial Address:

payamehaya@darsequran.com

پیام حیا میگزین کے لیے تحریر کیسے بھیجیں؟

ان پیج فائل / ورڈ فائل بھیجیں۔

پی ڈی ایف بھیجیں۔

وٹس ایپ پر بھیجیں

پیامِ حیاء کے لیے تحریر کہاں بھیجیں؟

ای میل ایڈریس پر بھیجیں۔ payamehaya@darsequran.com

واٹس ایپ نمبر پر میسج کریں۔ +92 313 2127970

آپ کہانی، مضمون لکھ سکتے ہیں۔ مستقل سلسلے جیسے حمد و نعت، اقوال زریں، معلومات عامہ، نظم، صحت، بیوٹی ٹپس، ٹیکنالوجی اور اپنی رائے کے لیے بھی تحریریں ارسال کر سکتے ہیں۔

اپنا اور شہر کا نام ضرور واضح کریں۔

القرآن

”پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گئی جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے اس لیے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے والا اور دیکھنے والا ہے“

(سورہ الاسرائیل آیت نمبر ۱)

الحدیث

حضرت ابوذر سے حدیث مروی ہے کہ

”میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: مسجد حرام (بیت اللہ) تو میں نے کہا کہ اس کے بعد کونسی ہے؟ تو نبی ﷺ فرمانے لگے: مسجد اقصیٰ، میں نے سوال کیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ چالیس سال، پھر جہاں بھی تمہیں نماز کا وقت آجائے نماز پڑھ لو کیونکہ اسی میں فضیلت ہے۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۳۶۶)

فلسطین لہو لہو

اے غیرت ایمان تو پھر شعلہ فشاں ہو
اے جراءت فاروق ذرا پھر سے عیاں ہو
اے وارث ایوب سوئے قدس رواں ہو
اے کرد جفا کیش و جگر تاب کہاں ہو

روتی ہوئی مائیں ہیں بلکتے ہوئے بچے
اولاد کی لاشوں پہ تڑپتے ہوئے بوڑھے
مجبور ہیں محصور ہیں اک خوف میں ڈوبے
اس منظر خوں بار کو دیکھیں بھی تو کیسے

پھر تازہ یہاں آج کوئی کرب و بلا ہے
یا ارض فلسطین پہ اک حشر بپا ہے

بہنوں کی ردائیں ہیں کہ غیرت کا علم ہیں
بچوں کی صدائیں ہیں کہ مسلم کا بھرم ہیں
بڑھتے ہوئے ہر آن عجب رنج و الم ہیں
کیوں ظلم پہ چپ سادھے ہوئے اہل حرم ہیں

اب ارض فلسطین پہ اک چشم کرم ہو
اب چشم کرم ، چشم کرم، چشم کرم ہو

✍ محمد ظفر اقبال نوری

فلسطینی مسلمانوں

کے لیے اپنے عطیات درج ذیل اداروں میں سے کسی اکاؤنٹ نمبر پر بھیج سکتے ہیں

Darul Uloom Karachi

Account Imdad Mutasireen Aafat Darul Uloom

SWIFT CODE: MEZNPKKAGRD

IBAN No: PK59MEZN0099280100571167

Branch Code 9928 Account No: 0100571167

Bank: Meezan Bank

Branch: Korangi Darul Uloom Branch

Phone No. 00922135123434-6

WhatsApp No: +923142587838

Fatih Foundation Pakistan

ACCOUNT DETAILS

Account Title Fatih Foundation

Bank Name Meezan Bank Limited

Account Number 0104-0104885574

IBAN PK44MEZN0001040104885574

Branch Gulshan-e-Iqbal, Karachi

+92 301 8483791 021-33372232

PAK AID WELFARE TRUST

Bank: FAYSAL BANK

Swift code.: FAYSPKKA

A/C No.: 3048301900220720

IBAN: PK28 FAYS 3048301900220720

+92300-050 9840

www.pakaid.org.pk

BAITUSSALAM

ACCOUNT TITLE

BAITUSSALAM WELFARE TRUST

BANK: MEEZAN BANK

BRANCH: DHA PHASE 4 BRANCH

BRANCH CODE: 0127

SWIFT CODE: MEZNPKKA

ACCOUNT NO.: 0127-0102494084

IBAN: PK22MEZN0001270102494084

مفتی اعظم پاکستان تقی عثمانی صاحب
کا درس قرآن ڈاٹ کام پر ریکارڈ بیان

بائیکاٹ
غیرت ایمانی کا تقاضا

مرتب کردہ: فاطمہ سعید الرحمن

یہ جو ایک تحریک چل رہی وہ اسرائیل اور امریکہ مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا ہے یہ بھی کچھ غیر تمند مسلمان تحریک چلا رہے ہیں اور سنا ہے کہ کچھ اثر بھی ہو رہا ہے اس میں ایک بات مجھ سے بار بار پوچھی جاتی ہے کہ یہاں پر جو فرینچائز ہیں جیسے میکڈونلز، کے ایف سی اس قسم کے جو کمپنیاں ہیں انکے مالک پاکستانی مسلمان ہیں لیکن انکے فرینچائز کا معاہدہ کیا ہے تو آمد کا پانچواں یا دسواں حصہ ان کمپنیوں کو جاتا ہے۔ اگر ان کا بائیکاٹ کیا جائیں تو مسلمانوں کا نقصان ہو گا۔

تو میں اس سلسلہ میں ایک بات کہتا ہوں کہ مسئلہ فتوی کا نہیں ہے یہ ایمانی غیرت کا مسئلہ ہے۔ کسی غیرت مسلمان کو یہ گوارہ نہیں ہونا چاہیے کہ اسکا ایک پیسہ بھی ایسے ادارے کو پہنچے جو اسرائیل کو مدد دے رہا ہے۔ یہ انسان کی ایمانی غیرت کا تقاضا ہے یہ کہنا پانچ فیصد جاتا ہے پچھانوے فیصد ہم کھاتے ہیں۔

بھائی پچھانوے فیصد ہم کھا چکے الحمدللہ بہت ہیں کافی نفع بنا لیا یہ تو آپ کر سکتے ہیں کہ ان فرنچائز کو ختم کر کے اپنا کاروبار شروع کر لیں. اگر اپنا کاروبار شروع کرو نگے تو تھوڑا سا پتہ چلے گا انکو کہ دنیا بھر میں ہم اپنی مصنوعات چلا رہے ہیں دنیا بھر میں ہمارا سکہ چل رہا ہے اس پر کچھ اثر تو ہو گا۔

یہ سوچیں اگر میری آمدنی کا ایک فیصد بھی کسی ایسے شخص کے پاس پہنچ رہا ہو جو میرے باپ کے قتل کی سازش کر رہا ہے۔ تو یہاں ایک دو فیصد کو دیکھیں گے ؟ لوگ فتویٰ کی بات کرتے ہیں یہ فتویٰ کا مسئلہ نہیں ہے یہ غیرت ایمانی کا مسئلہ ہے اور اس غیرت ایمانی کے تحت میں سمجھتا ہوں کسی غیرت مند مسلمان کو اسکا اقدام نہیں کرنا چاہیے یہ بھی اس کوشش کا ایک حصہ ہے۔

اور اس وقت پوری امت مسلمہ حالت جنگ میں ہیں کیونکہ یہ حملہ صرف فلسطین پر نہیں ہو رہا پورے عالم اسلام پر اسکا اثر پڑنے والا ہے لہذا جو لوگ عالم اسلام کے خلاف یہ سازش کر رہے ہیں انکو کسی طرح بھی نفع پہنچانا چاہئے وہ ایک پیسہ کا ہو مسلمان کی غیرت اسکو گوارا نہیں کرن چاہئے لہذا میں اس بات کی حمایت کرتا ہوں ایسی چیزوں کا بائیکاٹ کی جائے جسکا فائدہ ان طاقتوں کو پہنچ رہا ہو آپ اپنی کوشش کرو اللہ تعالی سے دعا جاری رکھو کوئی وقت خالی نہ جائے جس میں اللہ سے نہ مانگا جا رہا ہو اور پھر اللہ کے فیصلے پر راضی رہو پھر اللہ کا فیصلہ ہی برحق ہے ہماری خواہش کے مطابق ہو تو برحق ہے ہماری خواہش کے خلاف ہو تو برحق ہے تو یہ پریشانی کا علاج ہے؟

فلسطین کی مختصر تاریخ

عذرا خالد (ام عمر)
کراچی

فلسطین کی تاریخ صدیوں پرانی ہے۔ ۲۵۰۰ قبل مسیح عربستان سے قبیلہ سام کی ایک شاخ جو کنعانی یا فونیقی کے نام سے جانی جاتی ہے یہاں اکر اباد ہوئی۔

اج سے ۴۰۰۰ سال پہلے یعنی ۲۰۰۰ ق م میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ایک بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کو بیت المقدس میں اور دوسرے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ مکرمہ میں اباد کیا۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام تھے جن کا نام اسرائیل بھی ہے۔اس وجہ سے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام ، حضرت داؤد علیہ السلام ، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور بہت سے پیغمبر یہاں آکر اباد ہوئے اور بہت سے پیغمبر اس سرزمین پر پیدا ہوئے۔ اسی مناسبت سے اس سرزمین کو پیغمبروں کی ذمین کہا جاتا ہے۔ حضرت سیموئیل علیہ السلام جو اللہ کے نبی تھے پہلے اسرائیلی بادشاہ تھے۔ انہوں نے کافی لمبے عرصے حکومت کی۔ اللہ کے حکم سے حضرت سیموئیل علیہ السلام نے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا اس بات کا ذکر قرآن مجید میں سورہ بقرہ کی ایات ۲۴۷ سے ۲۵۲ میں تفصیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔

تاریخ میں طالوت کی حکمرانی کا دور ۱۰۰۴ ق م سے ۱۰۲۰ تک ملتا ہے اسی دوران جالوت (Goliath) سے جنگ ہوئی اور فتح حاصل ہوئی اور تابوت سکینہ بھی واپس لیا گیا اس تابوت سکینہ میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہ السلام کے تبرکات تھے۔

حضرت طالوت علیہ السلام کی وفات کے بعد اللہ کے حکم سے حضرت داؤد علیہ السلام بنی اسرائیل کے حکمران مقرر ہوئے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے الخلیل کو دارالحکومت بنایا پھر تھوڑے عرصے بعد بیت المقدس کو دارالحکومت بنایا۔ بیت المقدس دنیا کا قدیم ترین شہر ہے ۔ یہ دنیا کا واحد شہر ہے جو مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں سب کے لئے مقدس اور محترم ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے ہی اس کا نام "یروشلم" رکھا۔

تاریخ پر نظر ڈالیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ رومیوں نے جب عیسائی مذہب کو قبول کیا تو پورے یورپ اور شام میں یہودیوں پر ظلم و ستم کر کے ان پر زندگی تنگ کر دی تھی ان کو قتل کیا گیا۔ یہودی جان بچانے کے لئے ایسی جگہوں کا رخ کرنے لگے جہاں مسلمانوں کی حکومت تھی اس کے علاوہ رومیوں نے عیسائی مذہب اپنا کر بیت

المقدس سے بھی یہودیوں کو نکال دیا اس کے ساتھ ساتھ ان کی عبادت گاہوں کو بھی تباہ کر دیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بیت المقدس کو مسلمانوں نے فتح کیا۔ ۱۵ ہجری (۶۳۷ء) میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس پر قبضہ حاصل کیا اور اسلامی ریاست قائم کی۔ یہودیوں کو بھی بیت المقدس انے کی اور زیارت کرنے کی اجازت ملی اس سے پہلے عیسائی حکمرانوں نے یہودیوں پر پابندی لگا رکھی تھی۔

عیسائیوں کو یہودیوں سے شدید نفرت تھی اور حد سے زیادہ بغض کی وجہ سے عیسائیوں نے اس چٹان جس کے اوپر "قبۃ الصخرۃ" (Dome of Rock) بنا ہوا ہے اس کو کچرے کے ڈھیر سے ڈھک دیا کیونکہ یہودی اس کو بہت مقدس مانتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس چٹان پر سے کچرے کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا۔

مسلمانوں کے نزدیک اس چٹان کی اہمیت یہ ہے کہ شب معراج میں اس چٹان پر سے براق اوپر اسمانوں کی طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر گیا تھا۔

ائیں اب تازہ ترین صورتحال پر نظر ڈالیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ اسرائیل فلسطین کے ہاتھوں ۲۰۲۳ کے آغاز سے ہی ایک سیاسی بند گلی میں قید سا ہو گیا ہے۔ اسرائیلی عدالتی اصلاحات کے خلاف پورے ملک میں احتجاج جاری ہے ۔ صیہونی حکمران طبقہ شدید اختلافات کی زد میں ہے۔

نیتن یاہو اپنی سیاسی زندگی کی بقاء کی جنگ میں بہت اگے نکل گئے ہیں اور اپنے ساتھ شدید انتہاپسندوں کو شامل کر کے مسلمانوں کا خاتمہ کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

اس وقت کے حکمران طبقہ کا پروگرام ایک "نیا نقبہ" تیار کرنا ہے جس کا مقصد جس طرح ۱۹۴۸ء میں وسیع پیمانے پر فلسطینیوں کی نسل کشی کی گئی اور فلسطین میں اسرائیل کے قیام کا اعلان کیا گیا۔

اسی طرح مغربی پٹی، مشرقی یروشلم، گولان اور غزہ پر قصبہ کر کے اس خطہ سے فلسطینی عوام کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس وقت کی صورتحال انتہائی خراب ہے فلسطینی قوم کے بنیادی اور جمہوری حقوق صلب کر کے ان کو تباہ کرنے کی کوشش زور شور سے جاری ہے۔ ان کے گھروں پر زمینوں پر قبضے کر کے ان کا قتل عام جاری ہے۔

ان سارے مظالم کا جواب فلسطین نے ۷ اکتوبر ۲۰۲۳ کو بہت بھرپور انداز میں اسرائیل پر حملہ کر کے دے دیا ہے۔ فلسطین کے حملہ کرنے کے عوامل کیا تھے ان کو بھی تاریخ نے محفوظ کر لیا ہے۔

حملہ کرنے کا جواز ایک تو ظلم و ستم تو تھے ہی اس کے علاوہ بھی اسرائیلی حکمرانوں کا جبری تسلط اور یروشلم میں الاقصیٰ کمپلکس پر کئی سو انتہاپسند یہودیوں نے دھاوا بول دیا کہ مسجد کو تباہ و برباد کر کے یہاں یہودی عبادت گاہ کا قائم کی جائے گی یہ بھی ایک ہمیشہ کی طرح ایک سازش تھی

الاقصیٰ مسجد اسلام میں تیسری مقدس مسجد ہے۔ یہ صیہونی انتہاپسندوں کا انتہائی شرمناک کھیل ہونے جارہا تھا۔ جس کا فوری جواب فلسطین نے ایک حملہ کی صورت میں دیا۔

اس حملہ کو عالمی میڈیا نے پاگل پن پر مبنی فلسطینی پر تشدد اقدام کا راک الاپنا شروع کر دیا۔ مغربی میڈیا نے بغیر کسی سیاق وسباق کے بغیر کسی حوالے کے حماس کے حملوں کی کوریج دی۔ لیکن یہ بتانے کی زحمت نہیں کی کہ فلسطینی عوام کو کن پر تشدد مظالم کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ صرف اس سال کی رپورٹ کے مطابق ۲۰۰ سے زائد فلسطینیوں کو شہید کیا جا چکا ہے۔

اسرائیلی ریاست پوری دنیا میں بدنام ہو چکی ہے اور اس کا ردعمل انتہائی خوفناک ہوگا۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

جس زمیں پر ہوئے مبعوث انبیاء
اے مسلمان تجھ پر لازم ہے تحفظ اقصیٰ

بنت فاروق کراچی

آسیہ عمران

مسجد اقصیٰ کے مکیں

جنوری کا مہینہ رومالہ (فلسطین) کی ایک سڑک سے گزرتے، سردی کی شدت سے کپکپا رہی تھی کہ موسم کے حساب سے کپڑے نہ لا پائی تھی۔

ایک حجاب پہنی بوڑھی خاتون ملی جس نے سر سے پاؤں تک مجھے دیکھا اجنبی خاتون، اجنبی زبان وہ مجھے ہاتھ پکڑے اندر لے گئیں میں خوفزدہ کچھ نہ سمجھنے والی کیفیت میں تھی۔ شاید یہ اغواء کرنے کا مقامی انداز تھا۔

اس نے اپنی بیڈروم الماری کھولی اوور کوٹ نکال کر مجھے پہنایا اور جیسے جانے کی اجازت دے دی۔ حیرانگی اس پر بھی تھی اس نے کسی قیمت کا تقاضا نہ کیا تھا۔ مجھے یہی سمجھ آیا کہ ان کا اخلاق اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ اس کی الماری میں گرم کپڑے موجود ہوں اور محلے میں کوئی شخص سردی کی شدت سے کپکپا رہا ہو۔

حیرت کا دوسرا جھٹکا وہاں کے لوگوں کے معروف مخاطبی الفاظ السلام علیکم سے لگا وہ ہر ایک سے مسکراتے ہوئے کہہ رہے تھے تم پر سلامتی ہو، تم پر سلامتی ہو۔

میرے نزدیک ایسے حالات میں دوسروں کو سلامتی کا پیغام دینا ناممکن تھا۔ میرے پاس رب کا دیا سب کچھ تھا بڑا گھر بہترین شوہر، خوبصورت بچے، آئیڈیل جاب لیکن جب کبھی باس ناراض ہوتا یا بچے ڈسٹرب کرتے میں گھر سر پر اٹھا لیتی سب الٹ پلٹ کر گویا اعلان کرتی کہ میں ڈسٹرب ہوں۔

یہ کیسے لوگ تھے جن پر چوبیس گھنٹے بمباری ہوتی، وہ بھوک، فاقہ کشی، دنیا کے ظلم کا شکار، محصور کر دیئے گئے تھے۔ گھر منہدم، بھوک، ویرانی، تباہی مگر زبان متبسم نہ جانے کیسے پھر بھی سب پر سلامتی بھیجتے، احساس کرتے سراپا خیر تھے۔

میری اس حیرت کے جواب میں ان کا کہنا تھا۔ رب کریم حالات بدل دے گا، حالات بدلنا اس کا کام ہے ہمارا وہ کام ہے جو اس نے ہمیں بتایا ہے ہم بس وہی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ سب ان کا قرآن ان سے کہہ رہا تھا۔

تنگ و تاریک گھر میں ایک خاتون کو روزہ رکھتے پا کر میں نے اسے کہا تمھارا رب اچھا نہیں کہ وہ تمھیں اس تنگی میں مزید بھوکا پیاسا رکھ رہا ہے۔ اس کا جواب تھا نہیں میرا رب مجھے بھوکوں کی بھوک کا احساس کرنا سکھا رہا ہے۔

یہ سب بے حد عجیب، منفرد سا تھا۔ ان لوگوں کے بارے میں مغربی دنیا میں جو پراپیگنڈا تھا اسے یہاں سراسر جھوٹ پایا۔ یہاں تو خیر کا سمندر ٹھاٹھیں مار تا تھا۔

میں نے دنیا میں عیسائی مقدس مقامات کی حفاظت پر بھی مسلمانوں کو معمور پایا کہ ان سے زیادہ

مقدس مقامات کے بارے میں کسی پر بھروسہ نہ کیا جاسکتا تھا یہ سب حیران ہی نہیں پریشان کر دینے والا تھا۔ آخر دنیا کو ان بے ضرر لوگوں نے کیا نقصان پہنچایا تھا۔

ان لوگوں میں عجیب سا سکون اور نور تھا۔ تب میں نے قرآن پڑھنا جاننا چاہا کہ یہ کیسی کتاب ہے تب انگریزی میں ترجمہ دریافت کیا عجیب بات تھی وہ قرآن کے بدلے قیمت کے بجائے فلسطین کو نہ بھولنے کا کہہ رہا تھا یہی اس کتاب کا ہدیہ تھا۔

میرا تجسس کچھ اور بڑھ گیا۔

مجھے اس سنجیدہ کتاب کو بہت غور سے احترام سے پڑھنا تھا جس میں ناقابل یقین راز پوشیدہ تھا۔

پہلی بار انھی کی طرح وضو کر کے کھولا تو پہلا صفحہ ویسا ہی تھا جیسا ایک مذہبی کتاب کو ہونا چاہیے تھا اس میں بہت عظیم رب کی خوبیوں کا اقرار تھا۔ اس سے سیدھا راستہ طلب کیا گیا تھا۔ اور برے راستہ سے بچانا طلب کیا گیا تھا۔ اگلا صفحہ قدرے مختلف تھا۔ منافق سے متعلق آیات نے مجھے جھنجھوڑ ڈالا یہ میرے اندر کی خامیوں پر تنبیہ کے انداز میں مجھے وارن کر رہا تھا کہ میں بھی کہتی کچھ ہوں مگر عمل مختلف ہے تب میں نے قرآن بند کر کے اوپر کی جگہ رکھ دیا یہ خدا تو سخت خدا تھا جس کے اطاعت کرنے والے نہ جانے کیسے بڑے نرم مزاج تھے یقیناً بہت کچھ تھا جو مجھ سے اوجھل تھا۔

وقت کے ساتھ پردے ہٹتے چلے گئے تب میں نے کلمہ شہادت پڑھا وہ سب کچھ جو پہلے میرے پاس تھا اس کلمہ سے سب چھن گیا۔ جاب، شوہر بچے، مرد دوست، شراب، سیگرٹ جہاں ہاتھ بڑھاتی روکنا پڑتا یہ سب میرے لئے اب ٹھیک نہ تھا۔ بے حجابی کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ زندگی شاید بڑی ہی عجیب ہونے والی تھی۔ تب رب سے کہا۔

میرے رب مجھے رسوا نہ کرنا، جہنم والوں میں سے نہ کرنا، مجھے درست راستے پر رکھنا، سنبھال لینا اور رب نے ہر ہر شے کو میری طرف بڑھانا شروع کر دیا۔ میرا دامن خیر سے بھرتا جا رہا تھا اور میں اس مذہب کی گود میں سیکینت کے سوتے بہتے محسوس کر رہی تھی۔ دنیا جسے تباہ کرنے پر تلی تھی۔ ان پر بمباری سے اپنی جھوٹی شان و شوکت کو سہارا دے رہی تھی۔

رات کے گیارہ بج رہے ہیں۔ بچے سو رہے ہیں اور میں یہ انٹرویو سنتے خود پر قابو نہیں رکھ پا رہی اس گفتگو میں رونگھٹے کھڑے کر دینے والی تاثیر ہے۔

(Lauren booth صحافی، لکھاری، اداکارہ، سوشلسٹ، لیفٹیننٹ، ایمسٹرڈیم لندن کی رہائشی کی قبول اسلام کی داستان)

چلئے فلسطین چلتے ہیں

محمد طیب سکھیرا

دوسری قسط

یہ عرب

مظاہرین شہداء کے خون کے ساتھ ایسی کسی بھی سودے بازی سے انکاری ہیں۔ فلسطینی اتھارٹی کے صدر محمود عباس، اردن کے شاہ عبداللہ، اور مصر کے عبدالفتاح السیسی جو آج اردن میں امریکی صدر جو بائیڈن کے ساتھ اسرائیلی مفادات کے تحفظ کیلئے بیٹھنا چاہتے تھے۔ اس عوامی احتجاج کے پیش نظر امریکی صدر کے ساتھ ان عرب رہنماوں کی بیٹھک منسوخ کردی گئی ہے۔ نتیجتاً ان عرب رہنماؤں کو امریکی صدر سے ملاقات منسوخ کر کے واپس اپنے گھر جانا پڑا۔ گزشتہ رات کے اس حملے نے مذاکرات کے سارے تار و پود بکھیر دیے ہیں۔

۲۔ غزہ کی موجودہ صورتحال اور زمینی جنگ کے متوقع منظر نامے کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ان یرغمالیوں کی بابت جاننا بھی ضروری ہے۔ جو اس جنگ میں قسام کیلئے "ترپ کا پتہ" ہیں۔ غزہ سے تیس میٹر نیچے کنکریٹ کی سرنگوں کا ایک طویل و عریض جال ہے۔ یہ انتہائی منظم، مضبوط اور وسیع و عریض زیر زمین شہر کی مانند ہے۔ یوں سمجھئے ایک غزہ زمین کے اوپر ہے جسے دنیا دیکھتی ہے۔ اور ایک غزہ زمین کے نیچے ہے جو عام نگاہوں سے اوجھل ہے۔ یہ سرنگوں کا جال ایک طرف مصر کے صحرائے سینا میں جا نکلتا ہے۔ تو دوسری طرف اسرائیل کے اندر تک جاتا ہے۔ یہی حماس کی اسلحہ سپلائی، متوقع پلاننگ و حملوں اور اشیائے ضروریہ کی منتقلی کے کام آتا ہے۔ ممکنہ طور پر یہ قیدی یا ان سرنگوں کے کسی محفوظ حصے میں موجود ہیں۔ یا اب تک مصر کے صحرائے سینا تک پہنچا کر ایرانی پراکسی گروہوں یا حزب اللہ کے حوالے کر دیے گئے ہیں۔ تاکہ مستقبل کی کسی بھی متوقع سودے بازی میں کام آسکیں۔

یہ سراسر اعصابی جنگ ہے اور قسام اسرائیلی نفسیات کو اچھے سے جانتا ہے۔ وہ آئے روز ان قیدیوں میں سے ایک آدھ کی ویڈیو نشر کر دیتا ہے۔ جس کے جواب میں اسرائیلی حکومت پر یرغمالیوں کے خاندانوں کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ یوں اسرائیل کی بمباری میں شدت آجاتی ہے۔ اسرائیل غزہ پر زمینی حملہ کرنا چاہتا ہے۔ لیکن ایک طرف قسام والے ہیں تو دوسری طرف حزب اللہ اور ایران کی پراکسیز ہیں۔

جو اسرائیل کے غزہ پر متوقع زمینی حملے کے جواب میں گولان کی پہاڑیوں اور جنوبی لبنان سے اسرائیل پر حملے کی دھمکی دے چکے ہیں۔ یہ اسرائیل کیلئے الگ سے دردسر بنا ہوا ہے۔ اسرائیل کو اپنی کئی بٹالین فوج لبنان کی سرحد پر ڈیپلائے کرنا پڑی ہے۔ اگر اسرائیلی ہٹ دھرمی یونہی جاری رہی۔ تو بادل ناخواستہ

خطے کی مزید قوتوں کو اس جنگ کا ایندھن بننا ہو گا۔ یوں یہ جنگ کسی ایک فریق کے ہاتھ میں نہیں رہے گی۔ اسرائیل کا اگلا متوقع قدم یقیناً غزہ کی ان سرنگوں کا خاتمہ ہی ہے۔ لیکن وہ غزہ میں زمینی داخلے کے تصور سے ہی لرزاں ہے۔ غزہ کی سابقہ جنگوں میں اسرائیل ان سرنگوں کی بھول بھلیوں میں اپنے لاتعداد فوجی گنوا چکا ہے۔ قسام ان دنوں اسرائیلی نفسیات سے کھیل رہی ہے۔ وہ آئے روز ان سرنگوں کی ویڈیو لگاتے ہیں۔ جن میں قسامی جنگجو سرنگوں میں گھوم پھر کر اسرائیل کو پچکارتے ہیں۔

آیئے جناب۔۔! ہم آپ ہی کے تو منتظر ہیں۔ اسرائیل نے آدھا غزہ خالی کروالیا ہے۔ بلڈنگیں زمین بوس کر دی ہیں۔ بھاری بم گرائے ہیں جو زیر زمین سرنگوں کو زمین بوس کرنے کے کام آتے ہیں۔ وہ زمینی داخلے سے پہلے کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لینا چاہتے۔ لیکن اگر اسرائیل غزہ میں داخل ہو گیا۔ تو یہ بات یقینی ہے کہ غزہ کی زمینی جنگ اس کیلئے تر نوالہ ثابت نہیں ہو گی۔ قسام والے اس لمحے کیلئے پچھلے بیس سال سے تیاری کر رہے ہیں۔ یہ اسرائیلی بچونگڑوں کے بس کی بات ہی نہیں ہے کہ قسامی شیروں کا مقابلہ کر سکیں۔ اگر اسرائیل غزہ میں زمینی داخلے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ تو یاد رکھئے قسام انہی کا انتظار کر رہا ہے۔ شاید اسرائیل کو معصوم فلسطینیوں پر بمباری کی سزا ان سرنگوں میں ملنا مقدر ہو چکا ہے۔

کوالٹی پر کمپرومائز ہو سکتا ہے مسلمانوں کے خون پر نہیں!

مہینے کی پہلی تاریخ آرہی ہے۔ زیادہ تر گھروں میں مہینے کے شروع میں ہی پورے ماہ کا سودا سلف اور راشن لیا جاتا ہے۔ آپ سب سے درخواست ہے خوب سنبھل کر خریداری کریں! پاکستانی مصنوعات خریدیں اور یہودی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

یاد رکھیں! کوالٹی پر کمپرومائز ہو سکتا ہے، مسلمانوں کے خون پر نہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہماری اس چھوٹی سی قربانی کو قبول فرمائے اور پوری امت مسلمہ کا حامی وناصر ہو جائے۔ (آمین یارب العالمین)

PESTICIDES

Boycott ×	✓ Alternatives
Mortein	ARS
RWD	Bagon
Bayer	Czar
Mospel	Typhoon King
Airwick	Powder Plus

SNACKS

Boycott ×	✓ Alternatives
Lays	Super Crisp
Cheetos	Oye Hoye
Munchies	Kurleez
Pringles	Knock Out
Doritos	Kolson
Kurkure	Mr. Potato

BISCUITS AND CAKES

Boycott ×	✓ Alternatives
Lu	Bisconni
Oreo	Whistlez
Britannia Biscuits	Innovative
Tuc	Dawn
Bakeri	Bake Parlour
Candi	Hilal
	Cocomo
	Peak Freans
	Novita

COURIER SERVICES

Boycott ×	✓ Alternatives
DHL	Speed X
OCS	TCS ,

ICED TEA AND FROZEN ITEMS

Boycott ×	✓ Alternatives
Nestea	Tapal Ice Tea
Fuzetea	Dawn
Del Monte	K & N
Knorr	Menue
Delissio	Danish Crown
Tesco	Dawn , Sufi
Musco	Bake Parlour

NOODLES AND PASTA

Boycott ×	✓ Alternatives
Maggi	Kolson Pasta
Knorr	National Pasta
American Garden	Shoop By Shan
	Bake Parlour

SHAMPOOS & HAIR COLOR

Boycott ×	✓ Alternatives
Uniliver	Saeed Ghani
Sunsilk	CoNatural
Pantene	BioAmla
Svare	Medicam
Head & Shoulders	English
Clear	Hemani
Tresemme	Golden Pearl
Life Buoy	Etude
Loreal	Bigen
Garnier	Kala Kola
Dove	Samsol

ACCESSORIES

Boycott ×	✓ Alternatives
Nike , Reebok	Jafferies
Victoria secret	Junaid Jamshed
Calvin , Boss	Walk ease
Mark & Spencer	Panacha, Khaadi
Rayban , Addidas	Service

FUEL + MOTOR OIL

Boycott ×	✓ Alternatives
Caltex	Pso
Shell	Attock
Total	Friends
Exxon Mobile	

FLAVOURED DRINKS

Boycott ×	✓ Alternatives
Milo	Day Fresh
Nesquick	
Bourn Vita	Shakarganj
Complan	
Horlicks	Pakola
Ovaltine	

DAIRY PRODUCTS

Boycott ×	✓ Alternatives
Nestle (Nesvita, Milk, Yogurt Everything)	Millac
Lurpak	Anhaar
Olpers	Dayfresh
Puck	Haleeb
Nido	Good Milk
Lactogen	Pakola
Everyday	Dairy Fresh
Tarang	Deens Cheese
Milkpak	Adams Cheese
Happy Cow	Whipy Whip Cream
Anchor	Gourmet Milk
Blue Band	Adams Yogurt
Kraft	Mumtaz Margarine
	Nurpur

WATER

Boycott ×	✓ Alternatives
Nestle	Qarshi Springley
Evian	
Aquafina	Sufi
Kinley	Pakola
Culligan	Masafi
Mashmoom	Gourmet
Ava	Al Habib

DESSERTS, JELLY, HONEY & JAM

Boycott ×	✓ Alternatives
Jelli-O	Ahmed
Langnese	Polac
Nutella	Comelle
Hersheys	Chocobliss
Canderal Sugar Free	National
	Islamic Honey

DESSERTS, JELLY, HONEY & JAM

Boycott ×	✓ Alternatives
Shezan	Shangrilla
Carnation	Al Shifa
Mashmoom	Mitchells
Flora	Sucral
Rafhan	Laziza
BillyBee	Al Khair

DETERGENTS AND DISHWASHERS

Boycott ×	✓ Alternatives
Bonus	Alclean All Purpose
Rin , Harpic	Sufi
Wheel	Shine
Bright	Snow White
Express	Kohinoor
Vim	Reshma
Lemon Max	Falcon
Tide	Safon
Persil	Gayee
Sunlight	Silk
Ariel	Rima , Tyfon

COOKING OILS AND GHEE

Boycott ×	✓ Alternatives
Olpers , King	Soya Supreme
Rafhan Oil	Dalda , Alfa
Sasso	Rahma Afia
Ella	Golden Sun
Canolive	Zaitunan
Zaiqa	Mezan
Borges	Al Sawsan
Oliva	Sufi
Tru Bru	Adams
Zathune	Habib
Naturelle Cooking	Freshpur

SAUCES AND PICKLES

Boycott ×	✓ Alternatives
Nandos	Kisan
Shezan	A One
Mashmoom	Laziza
French	Mehran
	Mitchells
American Garden	National
	Shan , Shangrila
Knorr	Salmans
	Bake Parlour
Heinz	Suree
	Dipit

BOYCOTT

BOYCOTT PRODUCTS WITH ALTERNATIVE PRODUCTS

BOYCOTT

CHOCOLATES AND SPREADS

Boycott ×	✓ Alternatives
Nutella	Youngs Chocolate Spread
Mars	
Kitkat	Adore
Mars	Vochelle
Twix	Candyland Now
Snickers	Candyland Novella
Quality Street	Jubilee
Smarties	Candyland Paradise
Toblerone	Break
Hersheys	You (Choclate)
Milka	
Eclairs	Sonnet
Ferrero Rocher	
Galaxy	Twenty4
Kinder Bueno	
Cadbury	Paradise
Dairy Mik	
Skittles	Yums
Bounty	
M&M	Quanta
Extra	
Milky Way	

COSMETICS

Boycott ×	✓ Alternatives
Loreal	Junaid Jamshed (J.)
Revlon	Luscious Cosmetic
Garnier	Musarrat Misbah
Olay	Diana Of London
Esstee Lauder	Riwaj
The Body Shop	The Face Shop
Vaseline	Swiss Miss
Maybelline	Medora
Mac	Atiqa Odho
Rimmel	Olivia
Boot Botanics	Kashees
Max Factor	DMGM
Clinique	
Avon	
Urban Decay	
Neutrogena	
St.Ives	
Fair And Lovely	
Essence	

COLD DRINKS AND JUICES

Boycott ×	✓ Alternatives
Pran (Qadiyani Product)	Gourmet (Cola, Lemon Up And Malta)
Speed Energy Drink	
7up	Vimto
Pepsi	Pakola
Fanta	Next Cola
Marinda	Pakola Lime
Sprite	Apple Sidra
Mountain Dew	Fresh Lime
Roar	Freshner
Redbull	Anytime
Twist N All Pure	Fruitine
Glucose D	Almarai
Cappy	Qarshi
Sting	Sunsip Limo Pani
Coca Cola	Rooh Afza
Shezan	Amrat Cola
Teem	Popular Maza
Energile	Marhaba
Slice	Fruitein
All Nestle Juices	Rani
Tang	
Tropicana	Al Rawabi

CEREALS

Boycott ×	✓ Alternatives
Quaker	Nutri LovCrunchy Cereal
Kelloggs	
Nestle Coco Crunch	Fauji Cornflakes

RESTAURANTS

Boycott ×	✓ Alternatives
Kfc	Burger Lab
Mcdonalds	Johnny And Jugnu
Hardees	Smash Burger
Pizza Hut	Optp
Subway	United King
Burger King	Burger O Clock
Baskin & Robbins	Ala Rahi
Dominos	Saltanat
Dunkin Donut	Tehzeeb
Shezan Restaurant	Howdy
Marriott	Usmania
Papa Johns	Saffron
Avari Tower	Kebab jees

ICECREAMS

Boycott ×	✓ Alternatives
Walls	Rehat E Shereen
Baskin Robbin	Lush Crush
Omore	Popcycle
Mini Melts	Jalal Sons Icecream
Moven Pick	Popbar
Gelato Affair	Hico , Malmo
Magnum	Gourmet Ice-Cream
Paddlepop	United King
	Kitchen Cuisine Ice-Cream

TEA AND COFFEE

Boycott ×	✓ Alternatives
Nescafe Coffee	Vital
Brook Bond	Islamabad Tea
Max Well	Imtiaz Coffee
Coffe Mate	National Tea
Black Ivory	Max Tea
Supreme	Indo Café
Kenya Mixture	Indo Cream
Nestle Everyday Tea	Max Creamer
	Ali Cafe
	ITC
	Tapal TEA & COFFEE

BLADES

Boycott ×	✓ Alternatives
Gillette	Treet

TOOTH PASTE AND BRUSHES

Boycott ×	✓ Alternatives
Colgate	Medicam
Sensodyne	Dentonic
Oral B	Shield
Macleans	Abc
Closeup	Protect
Crest	Hamdard
Signal	Miswak
	Bannett
Pepsodent	Doctor

BODY CARE

Boycott ×	✓ Alternatives
Lux	Care Soap
Dove	Vital Soap
Lifebuoy	Nisa
Avon	Enchanteur
Ponds	Hiba
Neutrogena	
Nivea	IVY
Vaseline	Saeed Ghani
Veet	Eu Cream
Fair & Glow	Anne French

SANITARY NAPKINS & BABY CARE

Boycott ×	✓ Alternatives
Always	Butterfly
Whisper	Mother Comfort
Stay Free	Trust
Huggies	Canbebe
Johnson	Spot Free
Mother care	Zubaidas
Avent	Shield
Graco	Baby Care
Pampers	Leo Diapers
	Pigeon

اصل جنگ کیا ہے؟

دوسری قسط

سلمان صدیقی (ڈیجیٹل دانشور)

مسلمانوں کے لئے بھی وہ انبیاء کی ہی نشانی تھی اسی لئے ہیکل سلیمانی کو بیت المقدس کا نام دیا گیا۔اسلام کے آغاز میں یہودیوں کو قائل کروانے کی خاطر ہی بیت المقدس کی جانب منہ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم ہوا۔

سترہ ماہ بعد ہماری عبادت کا رخ بیت المقدس سے بیت اللہ کی جانب موڑ دیا گیا۔

حضرت عمر رضہ اللہ کے دور حکومت میں یروشلم پر عیسائیوں کا قبضہ تھا۔بیت المقدس کے ہی احاطے میں انہوں نے گرجا گھر تعمیر کیا ہوا تھا۔اور عین تابوت سکینہ والی جگہ وہ گند پھینکا کرتے تھے یہودیوں کی نفرت میں۔یروشلم کی فتح کے وقت جب حضرت عمر وہاں گئے تو عیسائیوں پر برہم ہوئے۔وہاں صفائی کروا کر مسجد تعمیر کروائی،اور قرآن میں موجود معراج والے واقعے کی نسبت سے اس مسجد کو اقصی کا نام دیا۔

یہودیوں کی دیوار گریہ بھی اسی احاطے میں موجود تھی تو زائرین کی حثیت سے انہیں بھی وہاں آنے کی اجازت دے دی گئی۔خلافت عباسیہ تک یروشلم ایک مسلم شہر رہا۔

اس کے بعد عسائیوں نے دوبارہ یروشلم پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔صلاح الدین ایوبی نے عیسائیوں کے خلاف پچاس سے زائد جنگیں کر کے بیت المقدس دوبارہ حاصل کیا۔اور پھر سات سو سالوں تک یہ خلافت عثمانیہ کے زیر سلطنت رہا۔ یہودیوں کو بھی دیوار گریہ تک اپنے مذہبی اقدامات کی آزادی رہی۔اور یہودی آہستہ آہستہ پھر یروشلم میں آباد ہونا شروع ہو گئے۔اس دوران میں کئی بار انہوں نے خلافت عثمانیہ کے سلطان کو پیسوں کے عوض یروشلم انہیں سونپنے کا لالچ دیا لیکن ناکام رہے۔

اور پھر دوسری جنگ عظیم میں عیسائی سپاہی ہٹلر نے چن چن کر یہودیوں مارا۔قریباساٹھ لاکھ کے قریب یہودیوں کا قتل عام کیا گیا اور یہ دربدر بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔اس دوران میں انہیں یہ اندازہ ہوچکا تھا کہ انہیں اب خود اپنی پہچان بنانی ہے۔اور بائبل میں موجود یہودیوں کے آخری عروج سے قبل والی کئی نشانیاں بھی ظاہر ہو چکی تھیں۔اور وہ یہ تسلیم کر چکے تھے کہ انکا آخری مسیحا اب دجال ہو گا جس کی بدولت پوری دنیا میں انکا دوبارہ بول بالا ہو گا۔

انہوں نے برطانیہ سے ساز باز کر کے خود کو الگ ریاست تسلیم کروالیا۔یوں اسرائیل باقاعدہ ایک ملک کی صورت میں دنیا کے نقشے پر ابھرا۔پھر آہستہ آہستہ انہوں نے فلسطین اور دیگر مصری علاقوں پر بھی قبضہ کر لیا۔عرب ممالک اسرائیل کے خلاف جنگ پر آئے لیکن اس وقت تک یہ خود کو اتنا مضبوط کر چکے تھے عرب ممالک کو اس ایک چھوٹے سے ملک سے منہ کی کھانی پڑی۔عسائیوں نے بھی دیکھ لیا کہ اب ان سے لڑ کر کچھ وصول نہیں ہونا تو باقاعدہ گرجاگھروں میں پادریوں نے تقریبات منعقد کیں اور یہودیوں کے لئے معافی کا اعلان کیا گیا۔یوں سیاسی اور اقتصادی مفاد پرستی نے دو ہزار سالوں سے ایک دوسرے کے ازلی وجانی دشمنوں کو ایک صف پر لا کھڑا کیا۔اور قرآن کی بات بھی سچ ہو گئی کہ یہود و نصری ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

عیسائی ایمان رکھتے ہیں تیسری بار انہیں پوری دنیا پر حکمرانی حاصل ہو گی۔اس کے لئے انہیں مسجد اقصی کو گرانا ہو گا۔جس کی تیارہ وہ کر چکے ہیں۔کب سے مسجد اقصی کے نیچے بارودی سرنگیں بچھادی گئی ہیں۔اس کے بعد ہیکل سلیمانی تعمیر کر کے تابوت سکینہ وہاں رکھنا ہے۔تابوت سکینہ بھی وہ دوبارہ حاصل کر چکے ہیں۔

لیکن مسئلہ تھا سرخ گائے۔۔۔کیونکہ ان کے عقیدے کے مطابق وہ ناپاک ہیں اور جب تک پاک نہیں ہو جاتے ہیکل سلیمانی تعمیر نہیں کر سکتے۔اور پاک ہونے کے لئے سرخ گائے کی قربانی دینا ہو گی۔

وہ گائے جس کی نشانیاں قرآن پاک میں بیان کی گئیں۔جو اسوقت بھی انہیں ڈھونڈنے میں مشکل ہوئی تھی۔اب بھی ایک سو سال تک وہ ویسی گائے کی تلاش کرتے رہے۔ ہمارے اسلام میں بتائی گئی قیامت کی نشانیوں کی انہوں نے اتنے اچھے سے تیاری کر لی ہے کہ غرقد کے درخت لگا دیے۔جو انہیں پناہ دیں گے۔باب لد جس جگہ احادیث کے مطابق دجال کا حضرت عیسیٰ ع کے ہاتھوں قتل ہونے کا ذکر موجود ہے اس جگہ وہ دجال کے فرار کے لئے ایئرپورٹ بنا چکے ہیں۔

یہ سب تو قربت قیامت کی نشانیاں ہیں اور ہیکل سلیمانی نے بھی بن کر رہنا ہے۔پھر اصل جنگ کیا ہے؟
اصل جنگ عقائد کی ہے۔ہم اپنے عقائد میں اس قدر کمزور ہو چکے ہیں کہ نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں ہمیں فرق نہیں پڑتا۔ اپنے بہن بھائیوں کا حق کھا کر خوشی محسوس کرتے ہیں اور فرقوں کے خرافات میں الجھے ہوئے ہیں۔

فلسطینوں کے لئے سوائے دعا اور احتجاج کے ہم کیا کر سکتے ہیں؟ کیا ہم اپنے عقائد کے اتنے مضبوط ہیں کہ ڈالر کہ بہکاوے میں نہ آئیں؟ کیا ہم یہودیوں کے مقابلے میں نکلنے والے خراسان مجاہدین کی لسٹ میں آتے ہیں یا بس سوشل میڈیا کے تماشائی ہیں؟ اگر آج دجال ظاہر ہو جائے اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے تو ہماری آخرت کے لئے کیا تیاری ہے؟ضرور سوچیں۔

یروشلم کا محاصرہ

عبدالصبور شاکر فاروقی

گیارہویں صدی عیسوی کی آخری دہائی چل رہی تھی۔ مسلمانوں کی حالت انتہائی دگر گوں تھی۔ بوڑھی ہوتی سلطنت بغداد میں ہمت نہیں تھی کہ وہ عالم اسلام کے مسائل کا ازالہ کر سکتی۔ سلطنت اسلامیہ تین حصوں میں منقسم تھی: اندلس میں بنو امیہ، مصر میں فاطمی اور بغداد میں عباسی برسرِ اقتدار تھے۔ نوبت بایں جا رسید کہ مغرب میں چھوٹے چھوٹے سلاطین آپس میں دست و گریبان تھے تو مشرق میں واقع دور دراز ریاستوں نے خود مختاری کا اعلان کر رکھا تھا۔ ان حالات کو بھانپتے ہوئے مغرب میں بیٹھے صلیبیوں کی نظریں بار بار بیت المقدس کی جانب للچا جاتیں۔ بالآخر انہیں موقع مل ہی گیا اور ۱۰۹۹ میں یلغار کر کے انہوں نے قبلہ اول مسلمانوں سے بزور چھین لیا۔ وہاں بسنے والے انسانوں کی بلا تفریق رنگ و نسل اور عمر و مرتبہ کے، خون کی ندیاں بہا دیں۔ "اسلامی سلطنتیں" کے مصنف جسٹن ماروزی کے مطابق "یروشلم میں زبردست مناظر تھے۔ ہمارے فوجیوں نے دشمنوں کے سر قلم کر دیے۔ کچھ کو زیادہ تکلیف دینے کے لیے آگ میں جھونک دیا گیا۔ مقدس شہر کی پاکیزہ گلیوں میں مسلمانوں کے سروں، کٹے ہاتھوں اور پیروں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔"

کچھ مؤرخین کے مطابق خون کی اتنی بہتات تھی کہ عیسائی فوج کے گھوڑوں کے ٹخنے خون میں ڈوبے ہوئے تھے اور وہ گلیوں میں چلتے ہوئے بار بار پھسل جاتے۔

بارہویں صدی شروع ہوگئی لیکن قبلہ اول کے رکھوالوں کو اتنی توفیق نہ ہو سکی کہ اتفاق و اتحاد کی فضا قائم کرتے ہوئے اپنے شہداء کا بدلہ ہی لے سکیں۔ اس اثناء میں تکریت کے چھوٹے سے قصبے کے ایک سپاہی نجم الدین ایوب کے گھر میں ایک بچے نے جنم لیا۔ یہ ۱۱۳۸ کا سال تھا۔ گھر والوں نے اس کا نام یوسف رکھا لیکن یہ بچہ بعد میں سلطان الناصر صلاح الدین ایوبی کے نام سے مشہور ہوا۔ جس کی سخاوت، فیاضی، دریا دلی، حسن اخلاق، بردباری اور بہادری کی مثالیں دیتے دشمن بھی نہیں تھکتے۔ اس سے بڑی بات کیا ہو گی کہ ناروے جیسا مسیحی ملک ۲۰۰۹ سے اب تک ہر سال "سیلاڈن ڈے" (صلاح الدین ڈے) منا رہا ہے۔ برطانیہ نے اپنی نیوی کے ایک جہاز کو "ایچ ایم سیلاڈن" کا نام دے رکھا ہے۔ بلکہ ۱۹۹۴ اور ۱۹۵۹ میں تیار کی گئی ایک بکتر بند گاڑی کا نام بھی سلطان صلاح الدین ایوبی کے نام پر رکھا گیا۔

صلاح الدین کے کانوں میں بچپن سے برابر یہ آواز پڑ رہی تھی کہ صلیبی غنڈوں نے بیت المقدس پر جارحانہ انداز میں قبضہ کر لیا ہے لیکن اسے چھڑوانے کی اول تو کوئی خاص کوشش نہیں ہو رہی اور اگر کسی نے ہمت کی بھی تو اتحاد و اتفاق اور منصوبہ بندی کے فقدان نے اسے

لا حاصل بنا دیا۔ سلطان نے بچپن ہی سے اس کی منصوبہ بندی شروع کر دی۔ اپنے بھائی توران شاہ اور چچا شیر کوہ سے جنگی اسرار و رموز سیکھے اور دمشق کے حاکم نورالدین زنگی کی فوج میں شامل ہو گئے۔ اپنی فہم و فراست اور شجاعت و بہادری کے سبب جلد ہی حاکم وقت کی نظروں میں آ گئے۔ ترقی کرتے کرتے سلطان نورالدین زنگی کے قابل اعتماد ساتھیوں میں آپ کا شمار ہونے لگا۔ لیکن آپ کی نگاہ چونکہ ایک بڑے مقصد پر تھی اس لیے اس چھوٹی سی سلطنت کے پنجرے سے نکلنا ضروری تھا۔ اس لیے چند سال بعد آپ مصر فاطمی خلیفہ کے پاس جا پہنچے جو مصر کا مختار کل سمجھا جاتا تھا۔ جلد ہی آپ نے فاطمی خلیفہ کی نظروں میں بھی اپنا مقام پیدا کر لیا اور خاص وزیر کے عہدے پر فائز کر دیے گئے۔ خلیفہ وقت کی وفات پر آپ نے مصر کا زمام اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ مؤرخین کے مطابق یوں آپ نے مشرقی سرحد محفوظ کر لی تاکہ جب بیت المقدس پر حملہ کیا جائے تو یہاں سے انہیں تنگ کرنا مشکل ہو جائے۔ اس کے بعد آپ نے بیت المقدس کی جانب جانے والے راستوں کی نگرانی شروع کر دی۔ اس دوران مسیحی حکمرانوں سے کئی معاہدے بھی ہوئے۔ لیکن دشمن کی عیار فطرت کا آپ کو پتا تھا کہ موقع ملتے ہی یہ لوگ وعدہ خلافی کرنے سے نہیں چوکیں گے۔ اور یہی ہوا۔ عکا کے نصرانی حاکم نے آپ کے ایک فوجی دستے پر حملہ کیا اور اسے تباہ و برباد کر دیا۔ سلطان آندھی اور طوفان کی مانند آگے بڑھا اور ۸ جولائی ۱۱۸۷ کو عکا پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد بیت المقدس کے راستے میں آنے والے تمام شہروں مثلاً بیروت، اشکیلون وغیرہ کو اپنی قلمرو میں شامل کرتا گیا۔ اس دوران خلیفہ بغداد کی اخلاقی مدد بھی سلطان کو حاصل رہی۔

حطین کا شاندار معرکہ جیتنے کے بعد سلطان کی نظریں قبلہ اول پر گہری ہو گئیں۔ اس معرکے میں بیت المقدس کا بادشاہ مارا گیا اور اب وہاں اس کی بیوہ میلیسنڈا **المعروف سبیلا** حکومت کر رہی تھی۔ یہ بڑی دانش مند خاتون تھی۔ اس نے امور حرب پر بالیان ابیلنی کو نگران مقرر کیا اور سلطان کے خطرے سے نمٹنے کے لیے کافی سارے امور پر اختیار دے دیا۔ اس دوران ۲۰ ستمبر ۱۱۸۷ آ گیا۔ سلطان اپنی فوجیں لے کر بیت المقدس کے دروازوں پر دستک دینے لگا۔ شدید تیر اندازی شروع ہو گئی جس کی وجہ سے شہر کے اندر کھلبلی مچ گئی لیکن بالیان کی حکمت عملی کے سبب مسلمان فوجیں شہر میں داخل نہ ہو سکیں۔

اس دوران سلطان نے ایک فصیح و بلیغ خطبہ دیا جس میں کہا کہ "معرکہ حطین میں کامیابی اور یروشلم کی دیواروں کے باہر ہماری موجودگی اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کا بیّن ثبوت ہے۔ ہم یہاں سے تب تک نہیں جائیں گے جب تک قبہ صخرہ اور مسجد اقصیٰ پر ہمارا قبضہ نہیں ہو جاتا۔" اس کے بعد سلطان نے اپنی حکمت عملی تبدیل کی اور اپنی فوج کا کچھ حصہ لے کر جبل زیتون پر چڑھ گیا۔ جہاں سے شہر ہتھیلی

میں پڑے دانے کی طرح نظر آتا تھا۔اب کی بار کی گئی یلغار کے سامنے صلیبی فوجیں بے بس ہو گئیں۔۲۹ ستمبر کی رات فصیل کا ایک حصہ زمیں بوس کر دیا گیا۔ بالیان نے صلح کا پیغام بھیجا لیکن سلطان نے یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ صلح اور معاہدے جنگ کے بعد ہوتے ہیں جب کہ ہم ابھی حالت جنگ میں ہیں۔ بالیان نے دھمکی دی کہ اگر ہماری بات نہ سنی گئی تو شہر میں موجود پانچ ہزار مسلمانوں کو تہہ تیغ کر دیا جائے گا۔ چنانچہ سلطان نے بھی امن کی پیش کش قبول کر لی۔یوں ایک معاہدہ طے پایا جس کی رو سے بیت المقدس شہر ۱۲ اکتوبر بروز جمعہ مسلمانوں کے حوالے کر دیا جائے گا اور مسلمان، شہر میں موجود ۶۰ ہزار عیسائی افراد کو باہر جانے کا محفوظ راستہ فراہم کریں گے۔باہر نکلنے کے لیے مردوں کو ۲۰، عورتوں کو ۱۰ جب کہ بچوں کو ۵ اشرفیوں کا فدیہ دینا پڑے گا۔ خلاف ورزی کی صورت میں انہیں تہہ تیغ کر دیا جائے گا۔ بالیاں کی درخواست پر فدیہ نصف کر دیا گیا۔ لیکن سلطان نے اپنی دریادلی دکھاتے ہوئے فدیہ میں مزید تخفیف کرتے ہوئے کل ۳۰ ہزار اشرفیاں دینے پر سب کو جانے کی اجازت دے دی۔یہ الگ بات کہ صلیب کے نام لیوا وہ بھی پوری طرح ادا نہ کر سکے تو سلطان اور اس کے بھائی سیف العدل نے اپنی جیب سے انہیں رقم ادا کر کے رہا کر دیا۔یوں ۸۸ سال بعد قبلہ اول ایک بار پھر مسلمانوں کی جبین نیاز جھکانے کے لیے آزاد ہو گیا۔

شہر فتح کرنے کے بعد ۱۹ اکتوبر ۱۱۸۷ بروز جمعہ سلطان نے مسجد اقصی میں خطبہ جمعہ دینے کے لیے قاضی محی الدین رحمہ اللہ کو دعوت دی۔ جنہوں نے کئی سال پہلے پیش گوئی کی تھی کہ صلاح الدین ایوبی ہی وہ نوجوان ہے جس کے ہاتھوں قبلہ اول آزاد ہو گا۔ یوں سلطان کی سال ہا سال کی حکمت عملی، خلیفہ وقت اور سلطان دمشق کی ہلہ شیری اور ساری سلطنت اسلامیہ کی اخلاقی مدد سے سلطان نے وہ معرکہ سر کر لیا جسے ناممکن سمجھ لیا گیا تھا۔ اس کے چند سال بعد ۱۲۲۹ میں ایک بار پھر قبلہ اول پر مسیحی بادشاہ فریڈرک کا قبضہ ہوا لیکن ۱۵ سال بعد سلطان خوارزم نے واپس لے لیا۔ تب سے ۱۱ دسمبر ۱۹۱۷ تک ۶۷۳ سال تک مسلسل بیت المقدس مسلمانوں کے پاس رہا۔ ۱۹۱۷ میں برطانوی جنرل ایڈمنڈ ایلن بی نے ایک بار پھر مسلمانوں سے ہتھیا لیا، جو اب یہودیوں کے پنجہ خونیں میں تڑپ رہا ہے۔ اگر آج بھی سلطان صلاح الدین ایوبی جیسی حکمت و بصیرت اور اتفاق و اتحاد کی فضا پیدا کی جائے تو کچھ مشکل نہیں کہ ہماری مسجد اقصیٰ اور قبلہ اول یہود و نصاریٰ کی دست برد سے محفوظ ہو کر پر امن ہاتھوں میں پہنچ جائے۔

ابو عبیدہ کون ہیں؟

حماس کے عسکری ونگ کتائب القسام کے ترجمان

✍ غلام نبی مدنی

۷ اکتوبر ۲۰۲۳ کو اسرائیل کے خلاف شروع ہونے والے آپریشن طوفان الاقصیٰ کے بعد کئی بار کتائب القسام ترجمان ابو عبیدہ دنیا کے سامنے آ کر حماس غزہ مجاہدین کی کامیابیوں اور اسرائیل کی تباہی بتا چکے ہیں. اس وقت پوری دنیا ابو عبیدہ کے اصل نام اور چہرے کو دیکھنا چاہتی ہے۔ عرب ممالک میں ابو عبیدہ ایک ہیرو سٹار کی طرح معروف ہو چکے ہیں. عرب دنیا ان کے بیانات اپنے موبائلوں گاڑیوں میں شوق سے سنتے نشر کرتے بیان کرتے دیکھے گئے ہیں۔ان کے بیانات کروڑوں لوگ سن چکے ہیں۔ یہاں تک عرب عورتیں سوشل میڈیا پر ان سے نکاح کی خواہشات کا اظہار بھی کر چکی ہیں۔ غزہ جنگ کے دوران لوگوں کو ان کے بیانات کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں ابو عبیدہ کون ہیں؟

حماس کے کئی کمانڈروں کی طرح ابو عبیدہ بھی ایک گمنام کمانڈر ہیں جو اسرائیل کے نمبر ۱ دشمنوں کی لسٹ میں شامل ہیں۔ حماس کے آرمی چیف محمد ضیف کی طرح اسرائیل ان کے بارے کئی من گھڑت کہانیاں بیان کر چکا ہے۔

ابو عبیدہ ۲۵ جون ۲۰۰۶ کو پہلی بار حماس ترجمان کے طور پر میڈیا کے سامنے آئے تھے۔ گزشتہ ۱۸ سالوں سے ابو عبیدہ حماس کے عسکری ونگ القسام کے ترجمان کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ان کی آواز لب ولہجے یہاں تک جسمانی ساخت ان کے سٹائل میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

اسرائیل دنیا کی تمام ٹیکنالوجی رکھنے کے باوجود ابو عبیدہ کے بارے یہ تک نہیں جان سکا کہ ان کا اصلی نام کیا ہے اور ان کی اصل تصویر یا اصل چہرہ کیسا ہے؟

اسرائیل کئی بار جھوٹے دعویٰ کرتے رہا ہے کہ ابو عبیدہ کا اصلی نام حذیفہ ہے یہ غزہ جبالیا میں رہتے ہیں لیکن اسرائیل آج تک اس کو ثابت نہیں کر سکا کسی ثبوت کے ساتھ۔ اسرائیل نے کئی بار ان کے گھروں پر بمباری بھی کی ہے لیکن یہ محفوظ رہے۔

ابو عبیدہ کے بارے بتایا جاتا ہے انہوں نے غزہ یونیورسٹی سے ایم فل پی ایچ ڈی کر رکھی ہے اصول الدین

فیکلٹی سے-یہ حماس کے ٹاپ کمانڈروں میں شمار ہوتے ہیں-۲۰۰۲ سے انہوں نے حماس کی میڈیا پر نمائندگی شروع کی اور ۲۰۰۶ میں پہلی بار کیمرے کے سامنے آئے-

حماس کی غزہ تقاریب ریلیوں میں بھی یہ نظر آتے ہیں-غزہ کے ۲۵ لاکھ مسلمانوں میں بہت محبت کی نگاہ سے ان کو دیکھا جاتا ہے-بچے ان کو اپنا آئیڈیل سمجھتے ہیں-عربی میں ان کے بیانات کو خوب سراہا جاتا ہے-دشمن کے خلاف ان کے خطابات کو ایٹم بموں سے تعبیر کیا جاتا ہے جو دشمن کی صفوں میں میں کھلبلی مچادیتے ہیں اور دشمن بیانات سے ہی رعب خوف میں مبتلا ہو جاتا ہے-ان کے خطابات نا صرف دشمن کے لیے دھمکی ثابت ہوتے ہیں بلکہ دشمن ان کے بیانات کی وجہ سے غزہ مجاہدین کے مقابلے میں لڑنے سے بھاگ جاتے ہیں جس کی مثال طوفان الاقصی آپریشن میں دیکھی گئی ہیں۔

احادیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان جنگ میں زبان سے جہاد کو جہاد بتایا ہے-یقیناً دشمن پر زبان سے تلوار جیسے وار کرنا دشمن کی گردن اڑانے کے لیے کافی ہوتا ہے۔

چنانچہ یہ حدیث پڑھیں:

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے شعر کے بارے میں نازل کیا جو نازل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیشک مومن اپنی تلوار اور زبان دونوں کے ساتھ جہاد کرتا ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! گویا جو الفاظ تم ان (کفار و مشرکین) کی مذمت میں کہتے ہو وہ (ان کے لئے) بمنزلہ تیر برسانے کے ہیں۔(**أخرجه أحمد بن حنبل في المسند**)

اللہ تعالیٰ مسجد اقصیٰ فلسطین اور مقبوضہ مسلمانوں کی زمینوں کو آزادی نصیب کرے۔

دِل سینے میں کہتا ہے

مہوش کرن

مجھ سے کئی لوگوں نے پوچھا کہ تم اتنی اداس اور غمزدہ کیوں رہنے لگی ہو؟ حالانکہ میں اپنے چہرے سے کچھ عیاں نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن کچھ غم امڈ آتے ہیں۔ مگر میں کیا بتاتی؟

میں کیا بتاتی کہ میں راتوں کو سو نہیں پاتی، کیا سمجھاتی کہ مجھے کیا بے چینی ہے، کتنی دعائیں کرتی ہوں

ہم آج تک کشمیر اور فلسطین کے لیے صرف باتیں کیوں کرتے آئے ہیں۔؟ اور برما، چین، سومالیہ، عراق اور وہ بھی جو میں نہیں جانتی یا ابھی لکھتے ہوئے میری انگلیاں کپکپا رہی ہیں۔ اپنی پوری زندگی یہی سب سنتے گزر گئی اور اب ہمارے بچوں کی زندگی بھی یہی سنتے آگے بڑھ رہی ہے۔ اب آپ کہیں گے کہ ہم کر بھی کیا سکتے ہیں ہاں دعا کے بعد یا دعا کے علاوہ، کہ یہ تو ہم سب ان کے لیے کرتے ہی ہیں۔ لیکن ذرا ٹھہریں کیا واقعی ہم سب ان کے لیے دعا کرتے بھی ہیں؟

آپ کہیں گے: ہاں ہاں، بس جب خیال آئے تو ضرور کر لیتے ہیں، لیکن وہ خیال ہی کبھی کبھار آتا ہے۔ چلو اب سے کریں گے دعا، لازمی، ہاں ہاں بالکل پکا۔

مگر نہیں۔۔۔ ابھی تو آپ مصروف ہیں ورلڈ کپ کے ہنگاموں میں، ابھی تو آپ مشغول ہیں کرکٹ کی دھا چوکڑی میں، ابھی تو آپ پرجوش ہیں اپنی پسند کی ٹیموں کے آنے والے میچوں کے لیے، ابھی تو آپ کو انتظار ہے کہ کب کب پاکستان کا میچ ہو اور وہ حریف ٹیموں خاص کر بھارت کے چھکے چھڑا دے۔ یعنی کہ ہم صرف ڈرائنگ روم میں اپنے صوفوں پر بیٹھے، رنگ برنگے کھانے کھاتے ہوئے، گیند بلے سے جنگیں لڑ سکتے ہیں۔ اور بس؟

تو آپ کہیں گے:

ارے نہیں، وہ بائیکاٹ بھی تو کر رکھا ہے ان یہودیوں کی چیزوں کا، بس ہر چیز کا نہیں ہو پاتا۔ کیا کریں عادت جو ایسی پڑی ہوئی ہے۔ پھر یہاں اس معیار کی چیزیں ملتی بھی تو نہیں ناں، اور بھئی حکومت کو چاہیے کہ ان چیزوں کی فروخت ہی بند کر دے تو عوام مجبور ہو جائے گی۔

خبر نہیں کیا ہے نام اس کا، خدا فریبی کہ خود فریبی
عمل سے فارغ ہوا مسلماں بنا کے تقدیر کا بہانہ

ہم سے بہتر تو وہ فاختہ ٹھہری جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے دہکائی آگ بجھانے کے واسطے ایک قطرہ پانی لیے اڑے جا رہی تھی۔ مگر ہمارے بازو پرواز سے پہلے ہی شل ہیں کہ ہم ذہنی اور جسمانی طور پر ان ظالموں کے ہی غلام ہیں۔

وقتِ فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

آئے دن چین، کشمیر اور اب فلسطین کی ویڈیوز تو سب ہی دیکھتے ہیں۔ کیسے اتنے بے حس ہو گئے

ہیں کہ سب دیکھ کر بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جہاں عورتوں کی عصمتیں محفوظ نہیں، جہاں کنسنٹریشن کیمپز میں زبردستی عقائد تبدیل کرائے جارہے ہیں، جہاں نیزوں پر لاشیں اچھالی جاتی ہیں، جہاں نمازیوں پر گولیاں برسائی جارہی ہیں۔ کیا ایک لمحے کے لیے خود کو اس جگہ رکھ کر سوچا ہے، کیا ایک ساعت کے لیے خود کو اس مقام پر محسوس کیا ہے۔؟

اے میری ماں، میری بہن، میری بیٹی!!! اگر نہیں کیا تو یہ اب محسوس کرو۔ کانپ اٹھو گی، سنو، ضرور لڑکھڑا جاؤ گی جب حالت نماز میں لگے گا کہ گولیاں تمھارے ٹخنوں کو چھو رہی ہیں، تمھارے کندھوں سے مس ہو رہی ہیں، تمھاری ناک کو خون آلود کر رہی ہیں اور تمھاری آنکھوں کو بینائی سے محروم کر رہی ہیں۔ تم ضرور کانپ جاؤ گی جب یہ سوچ صرف سر ہی ابھارے گی کہ تمھاری اولاد کو خنجر کی نوک ہی چبھ جائے، کہاں یہ کہ معصوم اولاد کو ظلم سے مار ہی ڈالا جائے۔ تم کیسے نہیں ڈر جاؤ گی کہ اگر یہ احساس بھی دل میں آئے کہ کوئی نامحرم وحشی درندہ تمھاری چادر کی طرف اپنے میلے ہاتھ ہی اٹھائے، کہاں یہ کہ وہ حرمت کو تار تار کر جائے تم ذرا ایک لمحے کو سوچو کہ اپنے گھر کے کسی کمرے میں بیٹھے ہوئے اچانک وہاں بم آ

گرے۔ پورا گھر، آس پاس علاقے، تباہ ہو جائیں۔ اور یہ سب کچھ ملک کی سرحدوں پر نہیں بلکہ شہری علاقوں میں ہو۔ اسکول، کالج، ہسپتال، گھر، دفتر، سب درہم برہم ہو جائے۔ پانی، خوارک، دوائیں، بجلی، انٹرنیٹ، اپنے پیارے کچھ بھی میسر نہ ہو۔ جانے کیسا لگے گا

کہ ہم تو یہ سوچ بھی نہیں سکتے، سوچ کر کانپنا تو دور کی بات ہے۔

سچ بتاؤ تو صرف پڑھ کر ہی دل کٹ رہا ہے نا اور صرف سوچ کر ہی دل رو رہا ہے نا۔ تو بھلا کیسے نیند آ سکتی ہے؟ تو بھلا کیسے قرار آ سکتا ہے؟ تو بھلا کیسے دل خون کے آنسو روئے بغیر رہ سکتا ہے؟

دشمن سرحدوں پر ٹینک پہنچا چکے ہیں، وہ کھُل کر جنگ کے لیے للکار رہے ہیں، تمام عالمِ اسلام کو دھمکا رہے ہیں، سب پر حملے کا ارادہ ظاہر کر چکے ہیں۔ آج کسی اور کی سرحد تو کیا کل ہماری باری نہیں آ سکتی۔؟

ایسی نوبت آنے سے پہلے آؤ جاگ جائیں۔ بھارت سے میچ ہارنے کا غم کرنے کے بجائے اس جہاد میں جیتنے کی دعا کریں جواب ہم سب پر فرض ہو چکی ہے۔

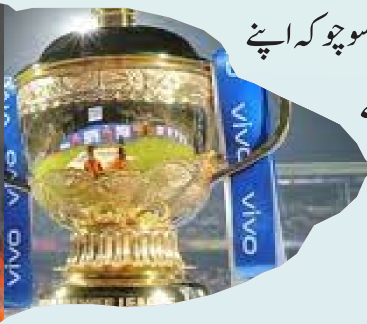

بہادر خاتون

(صالحہ نورالدین)

آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیرِ اُمم کیا ہے
شمشیر وسناں اول طاؤس ورباب آخر

یہ ایک خاتون ہزار مردوں کے برابر تھیں۔ منفرد فدائیانہ خصلت کی مالک غزہ سے تعلق رکھنے والی ام عبداللہ۔ حماس کے شہید قائد عبدالعزیز رنتیسی کی بیوہ۔ عورتوں کے حقوق سے متعلق مختلف منصبی ذمہ داریوں کے علاوہ وہ حماس کے پولٹیکل آفس کا بھی اہم حصہ رہیں۔ بہادر اور نڈر مجاہدہ ایک طویل عرصہ تک اسرائیل کو انتہائی مطلوب افراد کی فہرست میں بھی رہیں جس کا سبب ان کا ایک یادگار اور دلیرانہ کارنامہ تھا۔ نومبر ۲۰۰۶ کی بات ہے کتائب القسام کے ستر کے قریب مجاہدین قابض صہیونیوں سے شدید جھڑپ کے بعد مسجد ام النصر میں محصور ہوگئے۔

اسرائیلی فوج ان مجاہدین کو بہر صورت زندہ گرفتار کرنا چاہ رہی تھی یہ محاصرہ تین دن تک جاری رہا ام عبداللہ کے لئے مجاہدین کی یقینی گرفتاری کا تصور ہی ناقابل قبول تھا۔ مجاہدین کا یہ گروپ بڑے کمانڈرز پر مشتمل تھا جو اپنی کارروائیوں سے اسرائیل کو ناکوں چنے چبوا رہے تھے۔

۲ نومبر ۲۰۰۶ کو ام عبداللہ نے غزہ کی شمالی پٹی سے خواتین کو جمع کیا فتح یا شہادت کے عزم مصمم کے ساتھ خواتین ہاتھوں میں قرآن پاک اور فلسطین کا جھنڈا لے کر ایک ریلی کی شکل میں تمام رکاوٹوں کو عبور کرتی اس مسجد کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہوگئیں جہاں مجاہدین محصور تھے۔ اسرائیلی فوج نے آنسو گیس فائر کرنا شروع کر دیئے اسی دوران یہ خواتین ام عبداللہ (جمیلہ الشنطی) کی قیادت میں مسجد کے اندر داخل ہوگئیں جہاں ان کی مدد سے مجاہدین نے محاصرہ توڑ دیا۔

اور یوں قسامی مجاہدین بغیر کسی جانی نقصان کے نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ اسرائیلی فوج کو جب تک احساس ہوتا کہ وہ کس بری طرح ان بہادر خواتین کی چال سے دھوکہ کھا چکے تب تک بہت دیر ہو چکی تھی ان کے لئے یہ بالکل غیر متوقع وار تھا۔ اس واقعہ کے بعد ان کو انتہائی مطلوب افراد کی فہرست میں شامل کیا گیا اسرائیل نے ان کے گھر کو ٹارگٹڈ بمباری کا نشانہ بنایا جس میں ان کے بہنوئی شہید ہوئے مگر اس مجاہدہ کے چٹان ارادوں کو متزلزل نہ کرسکے وہ اپنی دعوتی تربیتی اور مجاہدانہ سرگرمیوں میں مصروف رہیں۔

بالآخر ے اکتوبر کو "طوفان الاقصی آپریشن" کے بعد ہونے والی حالیہ اسرائیلی ٹارگٹڈ بمباری میں رتبہ شہادت پر فائز ہوگئیں۔ اللہ تعالی ام عبداللہ (جمیلہ الشنطی) کی شہادت کو قبول فرمائے۔

سرزمین قُدس کی خاصیات

آپ کے بچے بھلے آپ سے پوچھیں یانہ پوچھیں، آپ انہیں یہ ضرور بتایا کیجیے کہ ہم فلسطین سے اس لیئے محبت کرتے ہیں

۰۱: یہ فلسطین انبیاء علیہم السلام کا مسکن اور سرزمین رہی ہے۔

۰۲: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فلسطین کی طرف ہجرت فرمائی۔

۰۳: اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو اس عذاب سے نجات دی جو ان کی قوم پر اسی جگہ نازل ہوا تھا۔

۰۴: حضرت داؤود علیہ السلام نے اسی سرزمین پر سکونت رکھی اور یہیں اپنا ایک محراب بھی تعمیر فرمایا۔

۰۵: حضرت سلیمان علیہ اسی ملک میں بیٹھ کر ساری دنیا پر حکومت فرمایا کرتے تھے۔

۰۶: چیونٹی کا وہ مشہور قصہ جس میں ایک چیونٹی نے اپنی باقی ساتھیوں سے کہا تھا "اے چیونٹیو، اپنے بلوں میں گھس جاؤ" یہیں اس ملک میں واقع عسقلان شہر کی ایک وادی میں پیش آیا تھا جس کا نام بعد میں "وادی النمل۔ چیونٹیوں کی وادی" رکھ دیا گیا تھا۔

۰۷: حضرت زکریا علیہ السلام کا محراب بھی اسی شہر میں ہے۔

۰۸: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی ملک کے بارے میں اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ اس مقدس شہر میں داخل ہو جاؤ۔ انہوں نے اس شہر کو مقدس اس شہر کے شرک سے پاک ہونے اور انبیاء علیہم السلام کا مسکن ہونے کی وجہ سے کہا تھا۔

۰۹: اس شہر میں کئی معجزات وقوع پذیر ہوئے جن میں ایک کنواری بی بی حضرت مریم کے بطن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت مبارکہ بھی ہے۔

۱۰: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب اُن کی قوم نے قتل کرنا چاہا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں اسی شہر سے آسمان پر اُٹھا لیا تھا۔

۱۱: ولادت کے بعد جب عورت اپنی جسمانی کمزوری کی انتہاء پر ہوتی ہے ایسی حالت میں بی بی مریم کا کھجور کے تنے کو ہلا دینا بھی ایک معجزہ الٰہی ہے۔

۱۳: اسی شہر کے ہی مقام باب لُد پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح دجال کو قتل کریں گے۔

۱۴: فلسطین ہی ارض محشر ہے۔

۱۵: اسی شہر سے ہی یاجوج وماجوج کا زمین میں قتال اور فساد کا کام شروع ہوگا۔

۱۶: اس شہر میں وقوع پذیر ہونے والے قصوں میں سے ایک قصہ طالوت اور جالوت کا بھی ہے۔

۱۷: فلسطین کو نماز کی فرضیت کے بعد مسلمانوں کا قبلہ اول

ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ ہجرت کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام دوران نماز ہی حکم ربی سے آقا علیہ السلام کو مسجد اقصیٰ (فلسطین) سے بیت اللہ کعبہ مشرفہ (مکہ مکرمہ) کی طرف رخ کرا گئے تھے۔ جس مسجد میں یہ واقعہ پیش آیا وہ مسجد آج بھی مسجد قبلتین کہلاتی ہے۔

۱۸: حضور اکرم صل اللہ علیہ وسلم معراج کی رات آسمان پر لے جانے سے پہلے مکہ مکرمہ سے یہاں بیت المقدس (فلسطین) لائے گئے۔

۱۹: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اقتداء میں انبیاء علیہم السلام نے یہاں نماز ادا فرمائی۔ اس طرح فلسطین ایک بار پھر سارے انبیاء کا مسکن بن گیا۔

۲۰: سیدنا ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ زمین پر سب سے پہلی مسجد کونسی بنائی گئی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ)۔ میں نے عرض کیا کہ پھر کونسی؟ (مسجد بنائی گئی تو) آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد الاقصیٰ (یعنی بیت المقدس)۔ میں نے پھر عرض کیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چالیس برس کا اور تو جہاں بھی نماز کا وقت پالے، وہیں نماز ادا کرلے پس وہ مسجد ہی ہے۔

۲۱: وصال حبیبنا ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ارتداد کے فتنہ اور دیگر کئی مشاکل سے نمٹنے کیلئے عسکری اور افرادی قوت کی اشد ضرورت کے باوجود بھی ارض شام (فلسطین) کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تیار کردہ لشکر بھیجنا بھی ایک ناقابل فراموش حقیقت ہے۔

۲۲: اسلام کے سنہری دور فاروقی میں دنیا بھر کی فتوحات کو چھوڑ کر محض فلسطین کی فتح کیلئے خود سیدنا عمر کا چل کر جانا یہاں پر جا کر نماز ادا کرنا اس شہر کی عظمت کو اجاگر کرتا ہے۔

۲۳: دوسری بار بعینہ معراج کی رات بروز جمعہ ۲۷ رجب ۵۸۳ ھجری کو صلاح الدین ایوبی کے ہاتھوں اس شہر کا دوبارہ فتح ہونا بھی ایک نشانی ہے۔

۲۴: بیت المقدس کا نام قدس قران سے پہلے تک ہوا کرتا تھا، قرآن نازل ہوا تو اس کا نام مسجد اقصیٰ رکھ گیا۔ قدس اس شہر کی اس تقدیس کی وجہ سے ہے جو اسے دوسرے شہروں سے ممتاز کرتی ہے۔ اس شہر کے حصول اور اسے رومیوں کے جبر و استبداد سے بچانے کیلئے ۵۰۰۰ سے زیادہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جام شہادت نوش کیا۔ اور شہادت کا باب آج تک بند نہیں ہوا، سلسلہ ابھی تک چل رہا ہے۔ یہ شہر اس طرح شہیدوں کا شہر ہے۔

۲۶: اور قران پاک کی یہ آیت مبارک (ولقد كتبنا في الزبور من بعد الذكر أن الأرض يرثها عبادي الصالحون) سے یہ استدلال لیا گیا کہ امت محمد حقیقت میں اس مقدس سر زمین کی وارث ہے۔

۲۷: فلسطین کی عظمت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے یہاں پر پڑھی جانے والی ہر نماز کا اجر ۵۰۰ گنا بڑھا کر دیا جاتا ہے۔

فلسطینی باپ نے شاعر رحمان فارس کی بات پوری کر دی

بچّہ ہے، اس کو یُوں نہ اکیلے کفن میں ڈال
ایک آدھ گُڑیا، چند کھلونے کفن میں ڈال

نازک ہے کونپلوں کی طرح میرا شِیر خوار
سردی بڑی شدید ہے، دُہرے کفن میں ڈال

کپڑے اِسے پسند نہیں ہیں کُھلے کُھلے
چھوٹی سی لاش ہے، اِسے چھوٹے کفن میں ڈال

ننّھا سا ہے یہ پاؤں، وہ چھوٹا سا ہاتھ ہے
میرے جگر کے ٹکڑوں کے ٹکڑے کفن میں ڈال

مُجھ کو بھی گاڑ دے مرے لختِ جگر کے ساتھ
سینے پہ میرے رکھ اِسے، میرے کفن میں ڈال

ڈرتا بہت ہے کیڑے مکوڑوں سے اِس کا دل
کاغذ پہ لکھ یہ بات اور اِس کے کفن میں ڈال

مٹی میں کھیلنے سے لُتھڑ جائے گا سفید
نیلا سجے گا اِس پہ سو نیلے کفن میں ڈال

عیسٰی کی طرح آج کوئی معجزہ دکھا
یہ پھر سے جی اُٹھے، اِسے ایسے کفن میں ڈال

سوتا نہیں ہے یہ مری آغوش کے بغیر
فارس! مُجھے بھی کاٹ کے اِس کے کفن میں ڈال

رحمان فارس

مسئلہ فلسطین اور اقوام عالم

اُم سبحان

حالیہ کچھ دنوں سے فلسطین میں جاری جارحیت کا سوشل میڈیا پر مسلم و غیر مسلم مباحثوں کے ساتھ کچھ تصاویر بھی شائع ہوئی جس میں فلسطین کے بہادر نوجوان جذبہ ایمانی سے سرشار دشمن کو گہری چوٹ لگاتے نظر آئے۔

لیکن وہی اتنے سالوں سے ظلم و بربریت میں پستے فلسطینیوں کی تصویروں نے آنکھیں نمناک کر دیں گزرتے سالوں کے ساتھ کتنے ہی معصوم شیر خوار بچوں کو اپنی ماؤں سے جدا کر دیا گیا کتنی ہی ماؤں کو معصوم بچوں سے ظالموں نے چھین لیا کتنے بھائیوں کو بہنوں سے جدا کر دیا گیا کتنے ہی نوجوان اس اندھیر نگری کا شکار ہوئے۔

پچھلی کئی دہائیوں سے جاری ظلم کی داستان ہے جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی اور غاصب اسرائیل اپنی آبادکاروں کو بڑھانے میں سرگرداں ہے۔ اور کفار بڑھ چڑھ کر اس کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔

اسی اثنا میں اقوام عالم کی طرف سے چھائی مکمل خاموشی اس کی جانبدار پالیسی کی عکاسی کرتی ہے۔ تمام اقوام عالم بشمول اقوام متحدہ کا یہ دوہرا معیار آخر کب تک رہے گا؟ کب تک یونہی مسلمان اس ظلم کی چکی میں پستے رہیں گے؟

فلسطین کی اہمیت سے ہم سب بخوبی واقف ہیں قبلہ اول پر بہت سے انبیا کرام نے اپنا مسکن بنایا۔

یہ مقدس سرزمین عرصہ دراز سے ظالم و سفاک صہونیوں کی جلائی ہوئی آگ میں جل رہی ہے لیکن اقوام عالم نے فلسطینیوں پر گزرنے والے قیامت خیز حالات پر خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔

اقوام متحدہ جس کو بنایا تو دنیا کے امن اور حقوق کے تحفظ کے لیے تھا لیکن اس نے ہمیشہ ڈگڈگی پہ ناچتے ہوئے بندر سے زیادہ کچھ کردار ادا نہیں کیا۔

اسرائیل کے قیام میں جس طرح مغربی قوتوں نے اور اسلام دشمن عناصر نے اسرائیل کے قیام میں اسرائیل کا کھلم کھلا ساتھ دیا اور اقوام متحدہ مکمل خاموش نظر آئی وہ اس ادارے کا جانبدار ہونے کا واضح ثبوت ہے

فلسطین کا مسئلہ عالم اسلام کے کے مسائل میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے لیکن یہ مسئلہ بے توجہی کا شکار رہا عالمی اداروں کی جانب سے خاموشی اور انسانی حقوق کی تنظیموں کی طرف سے بنایا گیا دوہرا معیار اس کو اب ترک کرنا ہوگا مسلمان حکمران اور خصوصاً عرب حکمرانوں کو منافقانہ رویہ چھوڑ کر ارض مقدس، ارض انبیاء، ارض محشر، قبلہ اول کی سرزمین کو غاصب

اسرائیل سے چھڑوانے کے لیے عملی اقدامات کرنے ہوگے اور اس کے ساتھ ساتھ مسلمان حکمرانوں کو اپنے میں موجود کالی بھیڑوں کو جو ان کفار کے آلہ کار ہیں اپنی صفوں سے ان کا صفایا کر کے عملی اقدامات کا نفاذ کرنا ہوگا سسکتے بلکتے فلسطینیوں کے چہروں سے ٹپکتے عزم اور ارض محشر کی اہمیت کے پیش نظر اس بات کا قوی یقین ہے انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب فلسطین اور قبلہ اول میں مسلمان سکون کا سانس لیں گے دعا ہے کہ اللہ غاصب اسرائیل اور اسلام دشمن عناصر کو تباہ وبرباد کرے اور اقوام اسلام کو متحد فرمائے آمین یارب العالمین اس کے ساتھ ہی علامہ اقبال کا وہ شعر جو انہوں فلسطین کی آزادی کے لیے لکھا تھا اختتام کرنا چاہوں گی۔

مسجد اقصیٰ

بنت فاروق کراچی

- مسجد اقصیٰ مسلمانوں کا قبلہ اول ہے۔
- مسجد اقصیٰ روئے زمین کی دوسری مسجد ہے۔
- اللہ سبحان وتعالیٰ نے خود اپنے سچے کلام میں مسجد اقصیٰ کو بابرکت جگہ ارشاد فرمایا۔
- مسجد اقصیٰ کا ذکر قرآن کریم میں بالواسطہ اور بلاواسطہ ۷۰ مرتبہ آیا ہے۔
- مسجد اقصیٰ دوسری اور واحد مسجد ہے جس کا قرآن کریم میں نام کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔
- مسجد اقصیٰ میں متعدد انبیاء کرام اور صحابہ کرام بھی مدفون ہیں۔
- مسجد اقصیٰ کا تعلق اسرار اور شب معراج کے واقعات سے ہے۔
- مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے نبی کریم ﷺ کی امامت میں نماز پڑھی۔
- مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کرنا پچاس ہزار نماز پڑھنے کے برابر ہے۔

(بقیہ ۳۳)۔۔۔اور اب فلسطین کے لیے بھی صرف سامان کے ٹرک دے رہے ہیں۔یہ کیسی دوغلی خارجہ پالیسی ہے؟ اس غلط فہمی میں رہنا بہت بڑی غلطی ہے کہ جو آج کسی اور کے ساتھ ہو رہا ہے کل ان کے اپنے ساتھ نہیں ہو سکتا۔

سنا ہے اس ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ ظالم دنیا والوں کا کام تو تماشا دیکھنا ہے، سو دیکھ رہے ہیں اور دیکھتے رہیں گے۔اور مظلوموں کے حق میں اپنے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکالیں گے۔ لیکن یاد رہے کہ تاریخ میں انہی بہادروں کا نام لکھا جاتا ہے جو ظلم کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن جاتے ہیں اور ظالم سے ٹکرا جاتے ہیں۔ جبکہ بزدل، کم ظرف اور خود غرض لوگوں کا نام کہیں دھول مٹی میں دب جاتا ہے۔

إنما الأقصى عقيدة

بنت اعجاز

وہ ایک لکھاری تھی معاشرے کی دکھتی رگ پہ لکھنا اس کا کمال تھا۔ اب تو اس میدان کی ایسی کھلاڑی تھی۔ کہ جب جس موضوع پر چاہا لکھ دیا قلم ایسا چلتا تھا کے دفتر کے صفحات دھڑا دھڑ بھرنے لگتے اس کی تحریر کا خاصہ یہ تھا کہ ہلکے پھلکے انداز میں دیرپا سبق لوگوں کو مل جاتا اپنے اسی انداز تحریر کے سب وہ جانی جاتی تھی لیکن وہ بہت چاہنے کے باوجود آج تک القدس پہ کچھ نہ لکھ پائی تھی حالانکہ بہت چاہا کہ دلی احساسات کو قرطاس کے سینے پہ بکھیر دے مگر وہ لکھتی تو کیسے؟ یہاں آ کے اس کا دل خون کے آنسو رونے لگتا قلم پکڑتی حافظے کی تختی پر القدس کا عکس اُبھرتا اور وہ اس کے حسن میں کھونے لگتی یادوں کی سلیٹ پہ ابھرتا سنہرا حسین گنبد الصخری نگاہ تخیل کو خیرہ کرنے لگتا یوں ہی وہ کھوئی رہتی کتنے ہی لمحے چپ چاپ سرک جائے وہ القدس کی یاد میں اطراف سے غافل رہتی۔

خبر ہوتی تو تب جب ایک سلگتا ہوا قطرہ چشم پر درد کے پیالے سے ٹپک کر رخساروں پے آ موجود ہوتا۔ کبھی اماں ذکر کرتے کرتے تسبیح کی حرکت کو روک کر اس کی طرف متوجہ ہو کر پکارتی سودہ.........! تجھی

اچانک وہ چونک پڑتی او نہوں جی۔! اب وہ عالم تصور سے عالم حقیقت میں آتی تو آنکھیں نم ہوتیں چھلک جانے کو بے قرار بارہا عالم خاموشی میں وہ القدس کی یادوں میں کھوئی رہتی کتنی ہی بار اقصیٰ کے خوب صورت صحن میں خود کو کسی دیوار سے ٹیک لگائے ہے ہوئے دیکھا، کبھی کسی بوسیدہ سی کھڑکی میں آنکھوں میں ڈھیروں اشتیاق لیے خود کو سنہرے گنبد کو تکتے پایا۔ تو کبھی فلسطینی یکجہتی کا مظہر جتکبرا رومال صحن اقصی میں خود کو اوڑھے دیکھا مگر یہ سب عالم تخیل کے قصے تھے اس کا دل کرتا تھا کہ جیسے وہ خود کے اندر اقصی کا درد پاتی ہے اور پہروں اس کے درد میں سلگتی ہے یہ درد وہ عالم والوں کے اندر بھی پیدا کرے کہ اہل بے درد کے سینے بھی سلگ اٹھیں ان کے دل بھی پگھل جائیں۔ مسلمان بہن بھائیوں کا درد اور اقصی کی بے حرمتی دیکھی نہ جاتی تھی گویا یہ تمنّا تھی

تیری یاد کے زندان میں مقید ہو کر
میں ایسا دیوان سخن قلمبند کروں
جو پڑھے اس میں تیرے دید کی خواہشیں جاگے
جو سنے تیری اسیری کے بہانے ڈھونڈے

مگر تا حال یہ تمنا تمنّا ہی رہی اس کا قلم ادھر یہ شعر لکھتا اور اس کی آنکھوں سے سیل رواں اور آج ایک بار پھر سے قرطاس پر لکھا شعر دھندلانے لگا تھا۔

رہائی پانے والی اسرائیلی خاتون کا خط!!

ترجمہ: ضیاء چترالی

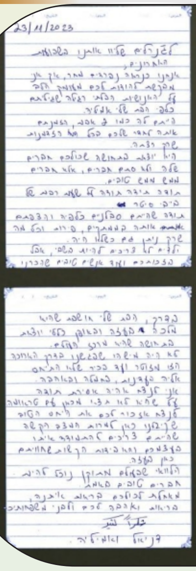

23/11/2303

للجنرالات الذين رافقوني في الأسابيع الأخيرة
يبدو أننا سنفترق غداً، لكنني أشكركم من أعماق قلبي .
على انسانيتكم غير الطبيعية التي أظهرتموها تجاه ابنتي إميليا
كنتم لها مثل الأبوين، دعوتموها لغرفتكم في كل فرصة أرادتها
هي تعترف بالشعور بأنكم كلكم أصدقاؤها ولستم مجرد أصدقاء، وانما أحباب حقيقيون جيدون.
شكراً شكراً على الساعات الكثيرة التي كنتم فيها كالمربية .
شكراً لكونكم صبورين تجاهها وغمرتموها بالحلويات والفواكه وكل شيء موجود حتى لو لم يكن متاحاً.
الأولاد لا يجب أن يكونوا في الأسر، لكن بفضلكم وبفضل أناس آخرين طيبين عرفناهم في الطريق،
ابنتي اعتبرت نفسها ملكة في غزة.....
وبشكل عام تعترف بالشعور بأنها مركز العالم .
لم نقابل شخصاً في طريقنا الطويلة هذه من العنصر وحتى القيادات إلا وتصرف تجاهها برفق، وحنان وحب.
أنا للأبد سأكون أسيرة شكر، لأنها لم تخرج من هنا مع صدمة نفسية للأبد.
سأذكر لكم تصرفكم الطيب الذي منح هنا بالرغم من الوضع الصعب الذى كنتم تتعاملون معه بأنفسكم والخسائر الصعبة التي أصابتكم هنا في غزة.
يا ليت أنه في هذا العالم أن يقدر لنا أن نكون أصدقاء طيبين حقاً
أتمنى لكم جميعاً الصحة والعافية ..
صحة وحب لكم ولأبناء عائلاتكم.
شكراً كثير

دنيال و إميليا

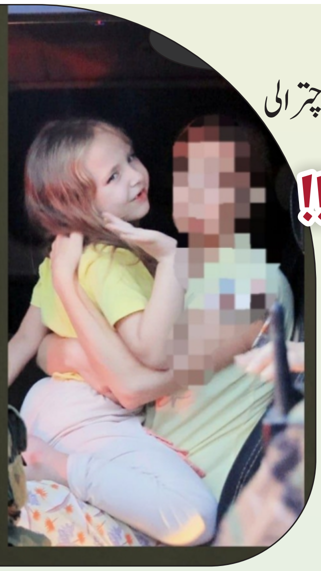

"ان جرنیلوں کے نام، جن کے ساتھ چند ہفتے مجھے رہنا پڑا۔ لگتا ہے کہ کل ہم ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔ لیکن میں دل کی گہرائیوں سے تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ تمہارے اعلیٰ انسانی سلوک پر، خاص کر کے تم میری بیٹی امیلیا کے ساتھ جس طرح پیش آئے۔ تم اس کے لیے ماں باپ کی طرح تھے۔ وہ تمہارے پاس جب چاہتی، کمرے میں آتی جاتی رہتی۔ وہ تمہیں اپنا گہرا دوست سمجھتی تھی۔ تم صرف دوست نہیں تھے، بلکہ حقیقی اور بہترین دوست تھے۔ تمہارے ساتھ بیتی گھڑیوں پر تمہارا شکریہ شکریہ شکریہ، تم نے امیلیا کا ایسا خیال رکھا گویا کہ تم اس کی آیا ہو۔ تم نے ہر وقت اسے چاکلیٹ، پھل اور ہر وہ چیز مہیا کی، حتیٰ کہ تمہارے پاس موجود نہ بھی ہو۔ بچوں کو قید میں نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن تم جیسے اچھے لوگوں کی صحبت میں میری بیٹی اپنے آپ کو غزہ میں ملکہ سمجھ رہی تھی۔ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ دنیا کی توجہ کا مرکز ہے۔ ہم نے اس طویل دورانئے میں سوائے محبت، شفقت اور نرمی کے کچھ نہیں دیکھا۔ میں ہمیشہ کے لیے تمہارے شکر کی اسیر ہوں۔ اس لئے کہ ہم یہاں سے کوئی ذہنی تکلیف سہہ کر نہیں جا رہے ہے۔ میں تمہارے حسن سلوک کا خاص طور پر اس لئے بھی ذکر کروں گی کہ یہ کوئی نارمل حالات نہیں تھے، بلکہ تم خود انتہائی مشکل حالات سے دوچار تھے۔ تمہیں روزانہ شدید جانی نقصانات کا سامنا تھا۔ مگر اس کے باوجود ہمارے ساتھ ایسا سلوک! کاش! یہ ممکن ہوتا کہ ہم سب دنیا میں اچھے دوست بن کر رہتے۔ میری خواہش ہے کہ تم سب اچھی صحت اور عافیت کے ساتھ رہو۔ میری طرف سے تمہیں، تمہارے بچوں اور سارے گھروں کو بہت بہت پیار! بہت بہت شکریہ!"

(دنیال اور امیلیا)

عبرانی زبان میں یہ خط رہائی سے قبل دنیال نے جانبازوں کے نام لکھا تھا۔ اس خط کو پڑھنے کے بعد مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کہ دہشت گرد کون ہے!!

یہ خاموشی کہاں تک؟

امِ ایمان

روز ایک ہی خبر، آج یہاں بم گرا، کل وہاں، اتنی مسجدیں شہید کر دی گئی، اتنے ہسپتال تباہ ہو گئے۔ سنا ہے پناہ گزینوں کی جائے پناہ کو بھی تاک تاک کر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ معصوم، بے گناہ بچوں کو مار کر فلسطینیوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے۔ دشمن کی سرحدوں پر ہمہ وقت صف بندی ہے، فوج تیار کھڑی رہتی ہے، باقی دشمن علی الاعلان اس کی حمایت کر رہے ہیں، اپنے ہتھیار، جہاز، مہیا کر رہے ہیں، ہر دم ساتھ کھڑے ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔ اور ہم کیا کر رہے ہیں؟

سنا ہے ترکی نے احتجاجاً کرولوس عثمان ڈرامے کا نیا سیزن چلانے سے منع کر دیا ہے، سنا ہے پاکستان اور دیگر مسلم ممالک سے امدادی سامان کے لدے ہوئے ٹرک فلسطین کی طرف رواں دواں ہیں اور وہاں امدادی کام جاری ہے۔ لیکن کیوں؟ کیا اس لیے تاکہ وہ کھاپی کر بھرے پیٹ مرنے کے لیے تیار ہو جائیں؟ یا کہیں اس لیے تو نہیں کہ بھیجنے والے ممالک خون لگا کر شہیدوں میں شامل ہو جائیں؟ کیا گولیوں اور بموں کا مقابلہ آٹا، چاول اور دالوں سے کیا جا سکتا ہے؟

پتا چلا ہے کہ پاکستان نے غوری میزائل ویپن سسٹم کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ اور یہ بھی کہ پاکستان اور ملائیشیا آج کل مل کر جنگی مشقیں کر رہے ہیں۔ آخر کس لیے ہیں یہ ہتھیار اور آہنی افواج۔

سنا ہے وہاں گزشتہ چند دنوں میں دو ہزار سے زائد ننھے پھول کچل دیے گئے ہیں۔ ہم یہاں روز رات کو اپنے دل کے ٹکڑوں کو نرم گرم بستر میں سلاتے ہیں۔ سنا ہے وہاں مائیں ہر روز اپنے بچوں کو بغیر کفن مٹی میں سلاتی ہیں۔

سنا ہے Walt Disney Company نے اسرائیل کے حق میں دو ملین ڈالر عطیہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ وہ کمپنی جو بچوں کے لیے کارٹون فلمیں بناتی ہے، شاید وہ بھول گئی کہ فلسطین میں مقیم بچے بھی بچے ہی ہیں۔

ہمارے گلی کوچوں میں آئس کریم والے کے آنے سے خوشی اور جوش کی لہر دوڑ جاتی ہے، سنا ہے وہاں آئسکریم کے ٹرکوں کو چادروں میں لپٹی لاشیں رکھنے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔

سنا ہے ایک ہی کفن میں پورے پورے خاندان لپیٹے جا رہے ہیں۔ کہیں کوئی جوان کہتا ہے کہ اس کی شادی کے دن دُلہن کو سرخ جوڑے کے بجائے سفید کفن پہنا دیا گیا۔ کہیں کوئی کمسن اپنے مرتے ہوئے چھوٹے بہن یا بھائی کو کلمہ پڑھاتا ہے۔

ہم نے افغانستان کے لیے اپنے ہوائی اڈے دیے، یوکرین کے لیے ہتھیار دیے، کشمیر کے لیے صرف باتیں کی۔۔۔ (بقیہ صفحہ 30)

اے قدس!

یا قدس ۔۔! تجھے دیکھنے والا نہیں کوئی
بہت سوں کو تیرا حال بھی معلوم نہیں۔۔۔۔!

نظروں سے ہے اوجھل دل یاد سے غافل
تیری خاطر اب امت کا کوئی قانون نہیں۔۔۔۔!

تیری شان سنائیں گے کلاموں میں بس
مگر اصل میں کوئی جنگی فنون نہیں۔۔۔۔!

یہود سے امت !!! گھبراتی ہے ساری
جوانوں میں بھی اب جنت کا جنون نہیں۔۔۔۔!

راہزن کے بھروسے پہ یہ لڑ مر جائیں
سیاست میں تو تیرا تزکرہِ مسنون نہیں۔۔۔۔!

دعاؤں کے الفاظ یہ ڈھونڈیں گے نرالے
غمِ امت تو کلیجوں کے بھی اندرون نہیں۔۔۔۔!

ابو حنظلہ